جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام طالب علم:	
ولدیت:	
کلاس:	
استاذ:	
مدرسہ:	

فہرست

عرضِ حال

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین امابعد!

اردو زبان کی اہمیت کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے، یہ ایک عالمی زبان ہے، اس وقت یہ عالم اسلام کی عربی کے بعد دوسری بڑی زبان ہے اگرچہ ایک زمانے میں فارسی کو یہ مقام حاصل تھا مگر اب یہ جگہ اردو نے لے لی ہے، اور ہمارے اکابر علماء کرام کا گراں قدر علمی سرمایہ تفاسیر، شروح حدیث، فقہ و فتاوی، تاریخ وسیرت اور خطبات وغیرہ کی شکل میں اسی اردو زبان میں ہی ہے اس لحاظ سے یہ ہمارے اکابر کے ساتھ ہمارا علمی رشتہ جوڑنے کا ذریعہ بھی ہے، ایک اور بات یہ ہے کہ چونکہ تبلیغ کا کام برصغیر سے ہی پورے عالم میں پھیلا لہذا تبلیغی احباب کی قومی زبان بھی اردو ہی ہو گئی ہے، درسِ نظامی بھی چونکہ برصغیر کے علماء کا ترتیب دیا ہوا پروگرام ہے لہذا اس کی زبان بھی اردو ہے۔

اسی وجہ سے ہمارے تمام مدارس و جامعات میں اردو زبان کو زور وشور سے سکھایا اور پڑھایا جاتا ہے تاکہ اکابر سے علمی رشتہ جڑا رہے، اور ہمارے یہاں بھی اکابر کی تقلید اور مذکورہ فوائد کے پیش نظر بچوں کو اردو زبان سکھانے کا اچھا زور رہے، چنانچہ انہیں اردو تعبیرات پڑھانے کے لئے "اردو مکالمے" تیار کر رہا تھا کہ اس دوران ہمارے جامعہ کے ناظم اعلی حضرت مولانا فتح اللہ قاسمی صاحب کا جب بھی میرے کمرے سے گزر ہوتا تو کہتے کہ "اردو گرائمر کا کچھ کرو ہمارے مدارس کے طلباء کے لئے اردو گرائمر بہت ضروری چیز ہے۔"

تو بار بار اصرار سے یہ مجموعہ تیار ہوا جو آپ کے ہاتھوں میں ہے، اللہ تعالیٰ اسے شرفِ قبولیت سے نوازیں اور نجات اخروی کا ذریعہ بنائیں۔

کتاب کی ترتیب جہاں تک ممکن ہو سکا ہے عربی صرف ونحو کے مطابق رکھی گئی ہے تاکہ طلباء کو کسی قسم کی الجھن نہ ہو۔

آخر میں علماء کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی قابلِ اصلاح بات نظر آئے تو ضرور آگاہ فرمائیں۔

جزاکم اللہ خیرا

محمد انعام اللہ شمس آبادی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بابِ اول

(اصطلاحات)

حرکت: زبر، زیر اور پیش کو کہا جاتا ہے۔

متحرک: جس حرف پر حرکت ہو۔

فتحہ: زبر کو کہتے ہیں، اس کی علامت ـَــ ہے۔ یہ علامت حرف کے اوپر ہوتی ہے۔

کسرہ: زیر کو کہتے ہیں، اس کی علامت ـِــ ہے۔ یہ علامت حرف کے نیچے ہوتی ہے۔

ضمہ: پیش کو کہتے ہیں، اس کی علامت ـُــ ہے۔ یہ علامت حرف کے اوپر ہوتی ہے۔

جزم: سکون کو کہتے ہیں، اس کی علامت ـْــ ہے۔ یہ علامت حرف کے اوپر ہوتی ہے۔

تنوین: دو زبر یا دو زیر یا دو پیش کو کہتے ہیں، اس کی علامت ـًـٍـٌــ ہے۔

تشدید: ایک لفظ کو دو مرتبہ پڑھنے کو تشدید کہتے ہیں، اس کی علامت ـّــ ہے۔ یہ علامت حرف کے اوپر ہوتی ہے۔

مفتوح: جس حرف پر زبر ہو۔

مکسور: جس حرف کے نیچے زیر ہو۔

مضموم: جس حرف پر پیش ہو۔

مجزوم: جس حرف پر جزم ہو۔

منوّن: جس حرف پر تنوین ہو۔

مشدّد: جس حرف پر تشدید ہو۔

حروف تہجی: آ، ا، ب، پ، ت، ٹ، ث، ج، چ، ح، خ، د، ڈ، ذ، ر، ڑ، ز، ژ، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ع، غ، ف، ق، ک، گ، ل، م، ن، ں، و، ہ / ھ، ء، ی، ے۔

مرکب حروفِ تہجی: بھ، پھ، تھ، ٹھ، جھ، چھ، دھ، ڈھ، رھ، ڑھ، کھ، گھ، لھ، مھ، نھ،

حروفِ معجمہ: جن حروف پر نقطے ہوں، جیسے: ب پ ث چ۔

حروفِ مہملہ: جن حروف پر نقطے نہ ہوں، جیسے: س، ص، ح۔

تحتانی حروف: جن حروف کے نیچے نقطہ آتا ہو، جیسے: پ چ۔

فوقانی حروف: جن حروف کے اوپر نقطہ آتا ہو، جیسے: ت ث۔

شمسی حروف: جن حروف پر الف لام ہو لیکن پڑھا نہ جائے، جیسے: عطاء الرحمن، شمس الدین۔

یہ کل چودہ حروف ہیں: ت، ث، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ل، ن۔

قمری حروف: جن حروف پر الف لام ہو اور پڑھا بھی جائے، جیسے: عبد الحکیم، شق القمر۔

یہ کل بارہ حروف ہیں: ب، ج، ح، خ، ع، غ، ف، ق، ک، م، و، ہ۔

حروفِ علت: و، ا، ی کو حروف علت کہتے ہیں۔

حروفِ صحیحہ: حروفِ علت کے علاوہ باقی حروف کو حروفِ صحیحہ کہتے ہیں۔

فائدہ: و، ا، ی حروفِ علت کے طور پر بھی استعمال ہوتے اور حروفِ صحیحہ کے طور پر بھی چنانچہ جب یہ اپنی اصلی اور ابتدائی آواز کے ساتھ استعمال ہوں تو یہ حروفِ صحیحہ ہوں گے، جیسے املی اور انگور کا الف، واحد اور ہوا کا واو، یاور اور صیاد کی یاء۔ اس کے علاوہ جب یہ اظہارِ حرکت کے لئے آئیں تو حروفِ علت کہلائیں گے۔

حروفِ مدہ: یہ تین حروف ہیں: واو ساکن جس سے پہلے پیش ہو، یاء ساکن جس سے پہلے زیر ہو اور الف۔

حروفِ لین: واو ساکن جس سے پہلے زبر ہو، جیسے: خَوف۔ یاء ساکن جس سے پہلے زبر ہو جیسے: سَیف۔

الف ممدودہ: جس الف پر مد آئے اور کھینچ کر پڑھا جائے، جیسے: آم، آج۔

الف مقصورہ: جو الف کھینچ کر نہ پڑھا جائے، جیسے: مصطفیٰ، مجتبیٰ

ہائے ملفوظی: جس "ہ" کی آواز کو ظاہر کر کے پڑھا جائے، جیسے: آہ، کوہ۔

ہائے غیر ملفوظی: جو صرف ماقبل والے حرف کی حرکت کے اظہار کے لئے آئے اور ظاہر کر کے نہ پڑھی جائے، جیسے: شانہ، بستہ۔

حائے حطی: "ح" کو "ہ" سے ممتاز کرنے کے لئے بڑی "ح" یا "حائے حطی" کہتے ہیں۔

ہائے مخلوط: بھ، پھ، تھ، ٹھ، جھ، چھ وغیرہ کی دو چشمی "ھ" کو "ہائے مخلوط کہتے ہیں۔

واو معروف: جس سے پہلے پیش ہو اور زور دے کر کے پڑھی جائے، جیسے: تُوتُو، ابرُو۔

واو مجہول: جو زور دے کر نہ پڑھی جائے، جیسے: شُور، غَور۔

واو معدولہ: جو لکھنے میں آئے لیکن پڑھی نہ جائے یہ "واو" حرف "خ" کے بعد آتی ہے، جیسے: خواہش، خواب۔

یائے معروف: جس یاء سے پہلے زیر ہو اور زور دے کر پڑھی جائے، جیسے: عید، چیل۔

یائے مجہول: جو زور دے کر نہ پڑھی جائے، جیسے: سَیر، جیل۔

یائے مخلوط: جو "ی" کسی لفظ کے درمیان آنے کی وجہ سے واضح کر کے نہ پڑھی جائے، جیسے: پیار، خیال۔

امالہ: جو "الف" یا "ہ" یائے مجہول سے بدل کر پڑھا جائے، جیسے: پیسہ سے پیسے، اکھاڑنا سے اکھیڑنا۔

ادغام: دو ہم مخرج لفظوں کو ملا کر پڑھنے کو ادغام کہتے ہیں، جیسے بدتر سے بتر۔

محذوف: جس حرف کو کسی لفظ سے نکال دیا جائے، جیسے: ستارہ سے تارہ، شادباش سے شاباش۔

صیغہ: کسی لفظ کی وہ مخصوص شکل ہے جو حروف، حرکات اور سکنات کو ترتیب دینے کے بعد حاصل ہو، جیسے: لکھا، میں "ل-کھ-ا" کو ترتیب سے ملا کر تحریر کیا تو "لکھا" صیغہ بن گیا۔

کلمہ: وہ تنہا لفظ جو ایک معنی بتائے، جیسے: کتاب، قلم۔

اس کی تین قسمیں ہیں: 1-اسم، 2-فعل، 3-حرف

اسم: وہ کلمہ ہے جو کسی شخص، جانور، چیز یا جگہ کا نام ہو، جیسے: حفیظ، شیر، کتاب، موزمبیق۔

فعل: وہ کلمہ ہے جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا کسی زمانے میں پایا جائے، جیسے: آیا تھا، آؤں گا، جاتا ہے۔

حرف: وہ کلمہ ہے جو اکیلا پورا معنی نہ ادا کرے بلکہ دوسرے لفظوں کے ساتھ مل کر ادا کرے، جیسے: تک، سے، کا، کے، کی۔

فاعل: کام کرنے والا۔

نائب فاعل: جو فاعل کے قائم مقام ہو، فاعل کے نامعلوم ہونے کے سبب۔

مفعول: جس پر کام کیا جائے۔

زمانہ: وقت کو کہتے ہیں، اس کی تین قسمیں ہیں: 1-ماضی، 2-حال، 3- مستقبل

ماضی: گزرا ہوا زمانہ۔

حال: موجودہ زمانہ۔

مستقبل: آنے والا زمانہ۔

فعل معلوم: وہ فعل جس کا کرنے والا معلوم ہو، جیسے: زید نے مارا۔

فعلِ مجہول: وہ فعل جس کا کرنے والا معلوم نہ ہو، جیسے: زید کو مارا گیا۔

فعل مثبت: وہ فعل جس سے کسی کام کا ہونا یا کرنا سمجھا جائے، جیسے: میں بیٹھا۔

فعلِ منفی: وہ فعل جس سے کسی کام کا نہ ہونا یا نہ کرنا سمجھا جائے، جیسے: میں نہیں گیا۔

فعلِ لازم: وہ فعل جس میں فاعل پر بات پوری ہو جائے اور مفعول کی ضرورت نہ ہو۔ جیسے وہ گیا۔

فعلِ متعدی: وہ فعل جس میں فاعل کے ساتھ مفعول کی بھی ضرورت ہو، جیسے: حامد نے سبق سنایا۔

واحد: ایک کو کہتے ہیں۔

جمع: دو یا اس سے زیادہ کو کہتے ہیں۔

مذکر: نر کو کہتے ہیں۔

مذکر کی کثیر الاستعمال علامات: برائے واحد: "ا"۔ برائے جمع: "ے"، "وں"۔

مؤنث: مادہ کو کہتے ہیں۔

مؤنث کی کثیر الاستعمال علامات: برائے واحد: "ی"۔ برائے جمع: "یں"، "یاں" اور "یوں"۔

حاضر: جس سے بات ہو رہی ہو۔

متکلم: خود بات کرنے والا۔

غائب: جو سامنے نہ ہو۔

مصدر: وہ اسم ہے جس سے اسماء اور افعال بنائے جائیں، اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے آخر میں "نا" ہوتا ہے، جیسے: آنا، جانا۔

مشتق: وہ اسم اور فعل ہے جو مصدر سے بنایا گیا ہو، جیسے: وہ آیا، آنے والا۔

جامد: وہ اسم ہے جو کسی سے نہ بنایا گیا ہو، جیسے: پتھر، زمین۔

اسم منسوب: وہ اسم ہے جس سے کسی چیز کی طرف نسبت سمجھ میں آئے، جیسے، شمس آبادی (شمس آباد کا رہنے والا)، لوہار (لوہے کا کام کرنے والا)۔

◆◆◆◆◆◆◆◆◆

بابِ دوم

(صرف)

افعال

زمانے کے اعتبار سے فعل کی مندرجہ ذیل چھ قسمیں ہیں:

(1) فعل ماضی، (2) فعل حال، (3) فعل مضارع، (4) فعل مستقبل، (5) فعل امر، (6) فعل نہی

معنی کے اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں: (1) فعل لازم، (2) فعل متعدی

فائدہ: عموماً فعل کے صیغوں میں فاعل کے اعتبار سے تبدیلی ہوتی ہے اس لئے فعل کی ہر گردان میں عام طور پر چودہ صیغے بنتے ہیں۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ:

فاعل کی ابتداء دو صورتیں ہیں: (1) مذکر (2) مؤنث

پھر ان میں سے ہر ایک کی تین صورتیں ہیں: (1) غائب (2) حاضر (3) متکلم

پھر ان میں سے ہر ایک کی دو صورتیں ہیں: (1) واحد (2) جمع

واضح رہے کہ حاضر کے دو صیغے ادب کے بھی ہوتے ہیں، تو اس طرح کل چودہ صیغے بن جاتے ہیں۔

فعل ماضی

وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا گذشتہ زمانے میں ہونا یا کرنا سمجھا جائے، جیسے، وہ آیا، وہ آتا رہتا تھا۔
اس کی مندرجہ ذیل چھ اقسام ہیں:
(1) فعل ماضی مطلق (2) فعل ماضی قریب (3) فعل ماضی بعید (4) فعل ماضی استمراری (5) فعل ماضی احتمالی یا شکیہ (6) فعل ماضی تمنائی یا شرطی

ماضی مطلق

تعریف: وہ فعل ہے جس میں گزرا ہوا زمانہ پایا جائے اور تھوڑے یا زیادہ زمانے کا ذکر نہ ہو، جیسے: وہ بیٹھا۔ اس کی مندرجہ ذیل دو قسمیں ہیں:
(1) لازمی (2) متعدی
فعل لازم سے مجہول کی گردان نہیں آتی اور اس میں بنیادی چیز فاعل کو سمجھا جاتا ہے اسی وجہ سے جو تبدیلی آتی ہے وہ ہمیشہ فاعل کی وجہ سے آتی ہے، یعنی اگر فاعل مذکر ہو گا تو فعل مذکر ہو گا اور اگر فاعل مؤنث ہو گا تو فعل بھی مؤنث ہو گا اسی طرح واحد اور جمع، جبکہ فعل متعدی سے ہمیشہ مجہول کی گردان آتی ہے لیکن اس میں بنیادی چیز مفعول ہوتا ہے چنانچہ مفعول اگر مذکر ہو گا تو فعل مذکر ہو گا، اور اگر مفعول مؤنث ہو گا تو فعل مؤنث ہو گا، اسی طرح واحد و جمع۔
پھر فعل متعدی کی گردان کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:
(1) فعل متعدی بصیغۂ واحد (2) فعل متعدی بصیغۂ جمع
ان میں سے ہر ایک سے معلوم کی گردان بھی آتی ہے اور مجہول کی بھی۔
اب اس لحاظ سے ماضی مطلق کی حسبِ ذیل پانچ قسمیں بنیں گی:
(1) فعل ماضی مطلق لازمی (2) فعل ماضی مطلق متعدی معلوم بصیغۂ واحد (3) فعل ماضی مطلق متعدی مجہول بصیغۂ واحد (4) فعل ماضی مطلق متعدی معلوم بصیغۂ جمع (5) فعل ماضی مطلق متعدی مجہول بصیغۂ جمع

قاعدہ: اردو زبان میں قاعدہ یہ ہے کہ جب فعل لازمی ہو تو سب سے پہلے فاعل آتا ہے پھر فعل، جیسے: زید بیٹھا۔ اور اگر فعل متعدی ہو تو پہلے فاعل پھر مفعول اور سب سے آخر میں فعل آتا ہے۔ جیسے: زید نے خالد کو مارا۔ البتہ بعض مواقع پر تاکید کی غرض سے پہلے مفعول، پھر فاعل، اس کے بعد فعل آتا ہے۔ جیسے کھانا زید نے کھایا ہے۔

فعل ماضی مطلق لازمی بنانے کا قاعدہ

فعل ماضی مطلق لازمی بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ مصدر کی علامت "نا" گرا کر مذکر و مؤنث کی علامات فاعل کے اعتبار سے لگائی جاتی ہیں، واحد مذکر کے لئے: "ا" جیسے اٹھنا سے علامت مصدر "نا" کو گرایا تو "اٹھ" بن گیا پھر "ا" علامت واحد مذکر لگائی تو "اٹھا" بن گیا، جمع مذکر کے لئے: "ے" جیسے: اٹھے، واحد مؤنث کے لئے: "ی" جیسے: اٹھی اور جمع مؤنث کے لئے: "یں" جیسے: اٹھیں، اس کے بعد شروع میں فاعل کی ضمیریں لگائیں گے، جیسا کہ گردان سے واضح ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ پہلے مذکر و مؤنث کی علامات لگا کر چار صیغے بنائیں گے، جیسے: اٹھنا سے اٹھا، اٹھے، اٹھی، اٹھیں، اس کے بعد ضمیریں لگا کر پوری گردان بنائیں گے۔

واضح رہے کہ ضمیروں کا بیان نحو کے باب میں معرفہ کی اقسام میں آئے گا ہم یہاں صرف فعل لازم کی فاعل والی ضمیریں لکھ دیتے ہیں:

ضمیر	وہ	تو	تم	آپ	میں	ہم
برائے	واحد و جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد و جمع حاضر (برائے ادب)	واحد متکلم	جمع متکلم

قاعدہ: مصدر کی علامت "نا" گرانے کے بعد اگر آخر میں "حرف علت" باقی رہے تو پھر "ی" کا اضافہ کر کے مذکر و مؤنث کی علامات لگائی جاتی ہیں، جیسے آنا سے وہ آیا۔ اور پھر یہ "ی" جمع مذکر اور مؤنث کے تمام صیغوں میں "ء" سے بھی بدل دی جاتی ہے، جیسے: آنا سے وہ آیا، وہ آئی، اور سونا سے وہ سویا، وہ سوئی۔

فائدہ: بعض گردانیں خلاف قیاس ہیں، جیسے: جانا سے وہ گیا، ہونا سے ہوا۔

گردانیں حسبِ ذیل ہے:

گردان	گردان	گردان	گردان	صیغہ
وہ اٹھا	وہ آیا	وہ گیا	وہ سویا	واحد مذکر غائب
وہ اٹھے	وہ آئے	وہ گئے	وہ سوئے	جمع مذکر غائب
تو اٹھا	تو آیا	تو گیا	تو سویا	واحد مذکر حاضر
تم اٹھے	تم آئے	تم گئے	تم سوئے	جمع مذکر حاضر
آپ اٹھے	آپ آئے	آپ گئے	آپ سوئے	واحد و جمع مذکر حاضر
میں اٹھا	میں آیا	میں گیا	میں سویا	واحد مذکر متکلم
ہم اٹھے	ہم آئے	ہم گئے	ہم سوئے	جمع مذکر متکلم
وہ اٹھی	وہ آئی	وہ گئی	وہ سوئی	واحد مؤنث غائب
وہ اٹھیں	وہ آئیں	وہ گئیں	وہ سوئیں	جمع مؤنث غائب
تو اٹھی	تو آئی	تو گئی	تو سوئی	واحد مؤنث حاضر
تم اٹھیں	تم آئیں	تم گئیں	تم سوئیں	جمع مؤنث حاضر
آپ اٹھیں	آپ آئیں	آپ گئیں	آپ سوئیں	واحد و جمع مؤنث حاضر
میں اٹھی	میں آئی	میں گئی	میں سوئی	واحد مؤنث متکلم
ہم اٹھیں	ہم آئیں	ہم گئیں	ہم سوئیں	جمع مؤنث متکلم

فعل منفی بنانے کا قاعدہ

فعل منفی بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ فعل سے پہلے "نہیں" لگا دیا جاتا ہے، جیسے: وہ اٹھا سے وہ نہیں اٹھا۔

گردان حسبِ ذیل ہے:

گردان	صیغہ
وہ نہیں اٹھا	واحد مذکر غائب
وہ نہیں اٹھے	جمع مذکر غائب
تو نہیں اٹھا	واحد مذکر حاضر
تم نہیں اٹھے	جمع مذکر حاضر
آپ نہیں اٹھے	واحد و جمع مذکر حاضر
میں نہیں اٹھا	واحد مذکر متکلم
ہم نہیں اٹھے	جمع مذکر متکلم
وہ نہیں اٹھی	واحد مؤنث غائب
وہ نہیں اٹھیں	جمع مؤنث غائب
تو نہیں اٹھی	واحد مؤنث حاضر
تم نہیں اٹھیں	جمع مؤنث حاضر
آپ نہیں اٹھیں	واحد و جمع مؤنث حاضر
میں نہیں اٹھی	واحد مؤنث متکلم
ہم نہیں اٹھیں	جمع مؤنث متکلم

فعل ماضی مطلق متعدی معلوم بصیغۂ واحد بنانے کا قاعدہ

فعل ماضی مطلق متعدی معلوم بصیغۂ واحد بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ علامت مصدر "نا" گرا کر مذکر کے صیغہ میں "ا" اور مؤنث کے صیغہ میں "ی" کا اضافہ کیا جائے گا، اس کے بعد شروع میں ضمیر فاعل لگائی جائے گی یا فاعل لگایا جائے گا، اور فاعل یا ضمیر فاعل کے بعد "نے" علامت فاعل لگائی جائے گی۔ جیسے: مارنا سے اس نے مارا، اس نے ماری۔

اگر چاہو تو مفعول ساتھ ملا کر پڑھو، جیسے: اس نے ڈنڈا مارا، انہوں نے ڈنڈا مارا، اس نے گولی ماری، انہوں نے گولی ماری

ضمیر فاعل برائے فعل ماضی متعدی حسبِ ذیل ہے:

ضمیر	اس نے	انہوں نے	تو نے	تم نے	آپ نے	میں نے	ہم نے
برائے	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد و جمع حاضر (برائے ادب)	واحد متکلم	جمع متکلم

قاعدہ: اردو میں ضمیر مفعول دو طرح سے پڑھی جاتی ہے جو کہ حسبِ ذیل ہے، البتہ ضمیر مفعول کی صورت میں فعل ہمیشہ واحد کا لایا جاتا ہے، جیسے: اس نے اسے دیکھا، اس نے انہیں دیکھا، لیکن اگر مفعول اسم اشارہ ہو تو جمع کی صورت میں فعل جمع کا صیغہ لایا جائے گا اور واحد کی صورت میں واحد کا صیغہ، جیسے: اس نے وہ دیکھا، اس نے وہ دیکھے۔

ضمیر مفعول حسب ذیل ہے:

ضمیر	اُس کو	اُن کو	تجھ کو	تم کو	آپ کو	مجھ کو	ہم کو
ضمیر	اُسے	اُنہیں	تجھے	تمہیں	آپ سے	مجھے	ہمیں

برائے	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد و جمع حاضر (برائے ادب)	واحد متکلم	جمع متکلم

قاعدہ: جب مفعول عَلم ہو تو مفعول کے ساتھ "کو" کا اضافہ کیا جاتا ہے، جیسے: زید نے خالد کو مارا۔
اسی طرح جب مفعول دو ہوں اور ان میں سے ایک عَلم ہو تو عَلم والے مفعول کے ساتھ "کو" کا اضافہ کیا جاتا ہے، جیسے: زید نے خالد کو تھپڑ مارا، خالد نے بکر کو لکڑی ماری۔
اسی طرح اگر مفعول متعدد ہوں اور سارے علم ہوں تو آخری مفعول کے ساتھ "کو" کا اضافہ کیا جاتا ہے، جیسے: خالد نے زید، عمر اور احمد کو تھپڑ مارا۔
قاعدہ: اگر مفعول متعدد ہوں تو آخری مفعول کے اعتبار سے فعل میں مذکر یا مؤنث کی علامات لگائی جائیں گی، جیسے: خالد نے گوشت اور سبزی کھائی، خالد نے سبزی اور گوشت کھایا۔
قاعدہ: اگر مفعول علم ہو تو فعل ہمیشہ مذکر آئے گا چاہے مفعول کسی عورت کا نام ہی کیوں نہ ہو جیسے: خالد نے رقیہ کو مارا۔
البتہ اس کے علاوہ اگر کوئی چیز مؤنث ہو اور مفعول بن رہی ہو تب فعل مؤنث لایا جائے گا، جیسے: احمد نے کتاب پڑھی، خالد نے سبق سنایا۔
قاعدہ: فعل متعدی بصیغۂ واحد میں مفعول ہمیشہ واحد کا صیغہ لایا جائے گا اور متعدی بصیغۂ جمع میں مفعول ہمیشہ جمع کا صیغہ لایا جائے گا، جیسے: اس نے کتاب پڑھی، اس نے کتابیں پڑھیں۔
فائدہ: بعض افعال خلاف قیاس استعمال ہوتے ہیں، جیسے: کرنا سے کیا۔
گردان حسبِ ذیل ہے:

گردان	صیغہ
اس نے مارا	واحد مذکر غائب
انہوں نے مارا	جمع مذکر غائب

تو نے مارا	واحد مذکر حاضر
تم نے مارا	جمع مذکر حاضر
آپ نے مارا	واحد و جمع مذکر حاضر
میں نے مارا	واحد مذکر متکلم
ہم نے مارا	جمع مذکر متکلم
اس نے ماری	واحد مؤنث غائب
انہوں نے ماری	جمع مؤنث غائب
تو نے ماری	واحد مؤنث حاضر
تم نے ماری	جمع مؤنث حاضر
آپ نے ماری	واحد و جمع مؤنث حاضر
میں نے ماری	واحد مؤنث متکلم
ہم نے ماری	جمع مؤنث متکلم

فعل ماضی مطلق متعدی مجہول بصیغۂ واحد بنانے کا قاعدہ

فعل ماضی مطلق متعدی مجہول بصیغۂ واحد بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ مصدر کی علامت "نا" گرا کر اس کی جگہ "مذکر کے لئے "ا" اور مؤنث کے لئے "ی" لگائی جائے گی، اس کے بعد علامت فعل مجہول مذکر کے لئے "گیا" اور مؤنث کے لئے "گئی" لگائی جائیں گی اور شروع میں ضمیر نائب فاعل لگائی جائے گی۔

جیسے: مارنا سے اسے مارا گیا، اسے ماری گئی۔

اگر چاہو تو مفعول ملا کر گردان پڑھو، اسے ڈنڈا مارا گیا، انہیں گولی ماری گئی۔

فائدہ: نائب فاعل کی ضمیریں وہی ہیں جو مفعول کی ضمیریں ہیں۔

گردان حسبِ ذیل ہے:

گردان	صیغہ
اسے مارا گیا	واحد مذکر غائب
انہیں مارا گیا	جمع مذکر غائب
تجھے مارا گیا	واحد مذکر حاضر
تمہیں مارا گیا	جمع مذکر حاضر
آپ کو مارا گیا	واحد و جمع مذکر حاضر
مجھے مارا گیا	واحد مذکر متکلم
ہمیں مارا گیا	جمع مذکر متکلم
اسے ماری گئی	واحد مؤنث غائب
انہیں ماری گئی	جمع مؤنث غائب
تجھے ماری گئی	واحد مؤنث حاضر
تمہیں ماری گئی	جمع مؤنث حاضر
آپ کو ماری گئی	واحد و جمع مؤنث حاضر
مجھے ماری گئی	واحد مؤنث متکلم
ہمیں ماری گئی	جمع مؤنث متکلم

فعل ماضی مطلق متعدی معلوم بصیغۂ جمع بنانے کا قاعدہ

فعل ماضی مطلق متعدی معلوم بصیغۂ جمع بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ علامت مصدر "نا" گرا کر اس کی جگہ مذکر کے لئے "ے" اور مؤنث کے لئے "یں" لگا دیا جائے گا اور اس کے بعد حسبِ سابق ضمیر فاعل "نے" کے ساتھ لگائی جائے گی یا فاعل لگایا جائے گا۔ جیسے: مارنا سے اس نے مارے، اس نے ماری۔ اگر چاہو تو مفعول ساتھ ملا کر گردان پڑھو، اس نے ڈنڈے مارے، اس نے گولیاں ماریں۔

گردان حسبِ ذیل ہے:

گردان	صیغہ
اس نے مارے	واحد مذکر غائب
انہوں نے مارے	جمع مذکر غائب
تونے مارے	واحد مذکر حاضر
تم نے مارے	جمع مذکر حاضر
آپ نے مارے	واحد و جمع مذکر حاضر
میں نے مارے	واحد مذکر متکلم
ہم نے مارے	جمع مذکر متکلم
اس نے ماریں	واحد مؤنث غائب
انہوں نے ماریں	جمع مؤنث غائب
تونے ماریں	واحد مؤنث حاضر
تم نے ماریں	جمع مؤنث حاضر
آپ نے ماریں	واحد و جمع مؤنث حاضر
میں نے ماریں	واحد مؤنث متکلم
ہم نے ماریں	جمع مؤنث متکلم

فعل ماضی مطلق متعدی مجہول بصیغۂ جمع بنانے کا قاعدہ

فعل ماضی مطلق متعدی معلوم بصیغۂ جمع بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ علامت مصدر "نا" گرا کر اس کی جگہ مذکر کے لئے "ے" اور مؤنث کے لئے "ی" لگا کر علامت فعل مجہول، مذکر کے لئے "گئے" اور مؤنث کے لئے "گئیں" لگائی جائے گی اس کے بعد حسبِ سابق ضمیر نائب فاعل یا نائب فاعل لگایا جائے گا۔ جیسے: مارنا سے اسے مارے گئے، اسے ماری گئیں۔

اگر چاہو تو مفعول ساتھ ملا کر گردان پڑھو، اسے ڈنڈے مارے گئے، اسے گولیاں ماری گئیں۔

گردان حسبِ ذیل ہے:

گردان	صیغہ
اسے مارے گئے	واحد مذکر غائب
انہیں مارے گئے	جمع مذکر غائب
تجھے مارے گئے	واحد مذکر حاضر
تمہیں مارے گئے	جمع مذکر حاضر
آپ کو مارے گئے	واحد و جمع مذکر حاضر
مجھے مارے گئے	واحد مذکر متکلم
ہمیں مارے گئے	جمع مذکر متکلم
اسے ماری گئیں	واحد مؤنث غائب
انہیں ماری گئیں	جمع مؤنث غائب
تجھے ماری گئیں	واحد مؤنث حاضر
تمہیں ماری گئیں	جمع مؤنث حاضر
آپ کو ماری گئیں	واحد و جمع مؤنث حاضر
مجھے ماری گئیں	واحد مؤنث متکلم
ہمیں ماری گئیں	جمع مؤنث متکلم

ماضی قریب

تعریف: وہ فعل ہے جس میں نزدیک کا گزرا ہوا زمانہ پایا جائے، جیسے: وہ بیٹھا ہے۔اس کی بھی وہی پانچ اقسام ہیں۔

ماضی قریب بنانے کا قاعدہ: یہ ہے کہ ماضی مطلق والی گردانوں کے صیغوں کے آخر میں فاعل کے اعتبار سے "ہے، ہیں اور ہوں بڑھا دیئے جائیں، جیسے: اٹھنا سے وہ اٹھا ہے۔

جیسا کہ گردانوں سے واضح ہے۔

فائدہ: "ہے" واحد غائب و حاضر کے لئے ہے۔اور "ہیں" جمع غائب و حاضر کے لئے، اور "ہو" جمع حاضر کے لئے اور "ہوں" واحد و جمع متکلم کے لئے۔اور یہ فرق فعل لازم میں ہے، جبکہ فعل متعدی میں ہمیشہ واحد کے لئے "ہے "اور جمع کے لئے "ہیں" استعمال ہوتے ہیں۔

قاعدہ: جب "ہیں" استعمال ہو تو علامت جمع مؤنث "یں" میں سے "ں" گر جاتا ہے۔

گردانیں حسبِ ذیل ہیں:

ماضی قریب لازمی	ماضی قریب متعدی معلوم بصیغۂ واحد	ماضی قریب متعدی مجہول بصیغۂ واحد	ماضی قریب متعدی معلوم بصیغۂ جمع	ماضی قریب متعدی مجہول بصیغۂ جمع
وہ اٹھا ہے	اس نے مارا ہے	اسے مارا گیا ہے	اس نے مارے ہیں	اسے مارے گئے ہیں
وہ اٹھے ہیں	انہوں نے مارا ہے	انہیں مارا گیا ہے	انہوں نے مارے ہیں	انہیں مارے گئے ہیں
تو اٹھا ہے	تو نے مارا ہے	تجھے مارا گیا ہے	تو نے مارے ہیں	تجھے مارے گئے ہیں
تم اٹھے ہو	تم نے مارا ہے	تمہیں مارا گیا ہے	تم نے مارے ہیں	تمہیں مارے گئے ہیں

آپ اٹھے ہو / آپ اٹھے ہیں	آپ نے مارا ہے	آپ کو مارا گیا ہے	آپ نے مارے ہیں	آپ کو مارے گئے ہیں
میں اٹھا ہوں	میں نے مارا ہے	مجھے مارا گیا ہے	میں نے مارے ہیں	مجھے مارے گئے ہیں
ہم اٹھے ہیں	ہم نے مارا ہے	ہمیں مارا گیا ہے	ہم نے مارے ہیں	ہمیں مارے گئے ہیں
وہ اٹھی ہے	اس نے ماری ہے	اسے ماری گئی ہے	اس نے ماری ہیں	اسے ماری گئی ہیں
وہ اٹھی ہیں	انہوں نے ماری ہے	انہیں ماری گئی ہے	انہوں نے ماری ہیں	انہیں ماری گئی ہیں
تو اٹھی ہے	تو نے ماری ہے	تجھے ماری گئی ہے	تو نے ماری ہیں	تجھے ماری گئی ہیں
تم اٹھی ہو	تم نے ماری ہے	تمہیں ماری گئی ہے	تم نے ماری ہیں	تمہیں ماری گئی ہیں
آپ اٹھی ہو / آپ اٹھی ہیں	آپ نے ماری ہے	آپ کو ماری گئی ہے	آپ نے ماری ہیں	آپ کو ماری گئی ہیں
میں اٹھی ہوں	میں نے ماری ہے	مجھے ماری گئی ہے	میں نے ماری ہیں	مجھے ماری گئی ہیں
ہم اٹھی ہیں	ہم نے ماری ہے	ہمیں ماری گئی ہے	ہم نے ماری ہیں	ہمیں ماری گئی ہیں

♦♦♦♦♦♦♦♦

ماضی بعید

تعریف: وہ فعل ہے جس میں دور کا گزرا ہوا زمانہ پایا جائے، جیسے: وہ بیٹھا تھا۔ اس کی بھی وہی مندرجہ بالا پانچ اقسام ہیں۔

فعل ماضی بعید بنانے کا قاعدہ: یہ ہے فعل ماضی مطلق کے آخر میں واحد و جمع کی ترتیب کے موافق "تھا"، "تھے"، "تھی" اور "تھیں" لگا دیئے جاتے ہیں، جیسے: وہ اٹھا ہے سے وہ اٹھا تھا۔

فائدہ: "تھا" واحد مذکر کے لئے ہے، "تھے" جمع مذکر کے لئے، "تھی" واحد مؤنث کے لئے اور "تھیں" جمع مؤنث کے لئے۔

گردانیں حسبِ ذیل ہیں:

ماضی بعید لازمی	ماضی بعید متعدی معلوم بصیغۂ واحد	ماضی بعید متعدی مجہول بصیغۂ واحد	ماضی بعید متعدی معلوم بصیغۂ جمع	ماضی بعید متعدی مجہول بصیغۂ جمع
وہ اٹھا تھا	اس نے مارا تھا	اسے مارا گیا تھا	اس نے مارے تھے	اسے مارے گئے تھے
وہ اٹھے تھے	انہوں نے مارا تھا	انہیں مارا گیا تھا	انہوں نے مارے تھے	انہیں مارے گئے تھے
تو اٹھا تھا	تو نے مارا تھا	تجھے مارا گیا تھا	تو نے مارے تھے	تجھے مارے گئے تھے
تم اٹھے تھے	تم نے مارا تھا	تمہیں مارا گیا تھا	تم نے مارے تھے	تمہیں مارے گئے تھے
آپ اٹھے تھے	آپ نے مارا تھا	آپ کو مارا گیا تھا	آپ نے مارے تھے	آپ کو مارے گئے تھے
میں اٹھا تھا	میں نے مارا تھا	مجھے مارا گیا تھا	میں نے مارے تھے	مجھے مارے گئے تھے

ہم اٹھے تھے	ہم نے مارا تھا	ہمیں مارا گیا تھا	ہم نے مارے تھے	ہمیں مارے گئے تھے
وہ اٹھی تھی	اس نے ماری تھی	اسے ماری گئی تھی	اس نے ماری تھیں	اسے ماری گئی تھیں
وہ اٹھی تھیں	انہوں نے ماری تھی	انہیں ماری گئی تھی	انہوں نے ماری تھیں	انہیں ماری گئی تھیں
تو اٹھی تھی	تو نے ماری تھی	تجھے ماری گئی تھی	تو نے ماری تھیں	تجھے ماری گئی تھیں
تم اٹھی تھیں	تم نے ماری تھی	تمہیں ماری گئی تھی	تم نے ماری تھیں	تمہیں ماری گئی تھیں
آپ اٹھی تھیں	آپ نے ماری تھی	آپ کو ماری گئی تھی	آپ نے ماری تھیں	آپ کو ماری گئی تھیں
میں اٹھی تھی	میں نے ماری تھی	مجھے ماری گئی تھی	میں نے ماری تھیں	مجھے ماری گئی تھیں
ہم اٹھی تھیں	ہم نے ماری تھی	ہمیں ماری گئی تھی	ہم نے ماری تھیں	ہمیں ماری گئی تھیں

ماضی استمراری

تعریف: وہ فعل ہے جس میں کسی کام کا گزرے ہوئے زمانے میں جاری رہنا یا بار بار ہونا پایا جائے، جیسے: وہ اٹھ رہا تھا، وہ اٹھا کرتا تھا، وہ اٹھتا تھا۔ جب یہ متعدی ہو تو معلوم کی صورت میں لازمی کی طرح استعمال ہوتا ہے البتہ مجہول میں متعدی کی طرح استعمال ہوتا ہے۔ جیسے وہ مار رہا تھا، اسے مارا جا رہا تھا۔

فعل ماضی استمراری معلوم کے قواعد

فعل ماضی استمراری معلوم بنانے کے تین قاعدے ہیں:

پہلا قاعدہ: یہ ہے مصدر کی علامت "نا" گرا کر اس کی جگہ پر "تا تھا، تے تھے، تی تھی، تی تھیں" لگا دیئے جاتے ہیں، جیسے: اٹھنا سے وہ اٹھتا تھا۔

دوسرا قاعدہ: یہ ہے کہ علامت مصدر "نا" گرانے کے بعد "رہا تھا، رہے تھے، رہی تھی، رہی تھیں" لگا دیئے جاتے ہیں، جیسے: اٹھنا سے وہ اٹھ رہا تھا۔

تیسرا قاعدہ: یہ ہے کہ علامت مصدر "نا" گرانے کے بعد "ا" لگا کر اس کے بعد کرتا تھا، کرتے تھے، کرتی تھی، کرتی تھیں" لگا دیئے جاتے ہیں، جیسے: اٹھنا سے وہ اٹھا کرتا تھا۔

فائدہ: "تا تھا، رہا تھا، کرتا تھا" واحد مذکر کے لئے ہے۔ اور "تے تھے، رہے تھے، کرتے تھے" جمع مذکر کے لئے، اور "تی تھی، رہی تھی، کرتی تھی" واحد مؤنث کے لئے اور "تی تھیں، رہی تھیں، کرتی تھیں" جمع مؤنث کے لئے۔

گردانیں حسبِ ذیل ہیں:

پہلے طریقے کی گردان	دوسرے طریقے کی گردان	تیسرے طریقے کی گردان
وہ اٹھتا تھا	وہ اٹھ رہا تھا	وہ اٹھا کرتا تھا
وہ اٹھتے تھے	وہ اٹھ رہے تھے	وہ اٹھا کرتے تھے
تو اٹھتا تھا	تو اٹھ رہا تھا	تو اٹھا کرتا تھا
تم اٹھتے تھے	تم اٹھ رہے تھے	تم اٹھا کرتے تھے
آپ اٹھتے تھے	آپ اٹھ رہے تھے	آپ اٹھا کرتے تھے
میں اٹھتا تھا	میں اٹھ رہا تھا	میں اٹھا کرتا تھا

ہم اٹھتے تھے	ہم اٹھ رہے تھے	ہم اٹھا کرتے تھے
وہ اٹھتی تھی	وہ اٹھ رہی تھی	وہ اٹھا کرتی تھی
وہ اٹھتی تھیں	وہ اٹھ رہی تھیں	وہ اٹھا کرتی تھیں
تو اٹھتی تھی	تو اٹھ رہی تھی	تو اٹھا کرتی تھی
تم اٹھتی تھیں	تم اٹھ رہی تھیں	تم اٹھا کرتی تھیں
آپ اٹھتی تھیں	آپ اٹھ رہی تھیں	آپ اٹھا کرتی تھیں
میں اٹھتی تھی	میں اٹھ رہی تھی	میں اٹھا کرتی تھی
ہم اٹھتی تھیں	ہم اٹھ رہی تھیں	ہم اٹھا کرتی تھیں

فائدہ: مارنا سے گردان بالکل اسی طرح آتی ہے جس طرح اٹھنا سے گزری ہے، جیسے: وہ مارتا تھا، وہ مار رہا تھا، وہ مارا کرتا تھا۔

فعل ماضی استمراری متعدی مجہول بصیغۂ واحد و جمع بنانے کا قاعدہ

فعل ماضی استمراری متعدی مجہول بصیغۂ واحد و جمع بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ ماضی مطلق متعدی مجہول بصیغۂ واحد و جمع کے آخر میں "گیا" کی جگہ "جاتا تھا یا جارہا تھا"، "گئ" کی جگہ "جاتی تھی یا جارہی تھی"، "گئے" کی جگہ "جاتے تھے یا جارہے تھے" اور "گئیں" کی جگہ جاتی تھیں یا جارہی تھیں لگادیا جاتا ہے۔ جیسا کہ گردانوں سے واضح ہے:

ماضی استمراری متعدی مجہول بصیغۂ واحد	ماضی بعید متعدی مجہول بصیغۂ جمع
اسے مارا جاتا تھا	اسے مارے جاتے تھے
انہیں مارا جاتا تھا	انہیں مارے جاتے تھے
تجھے مارا جاتا تھا	تجھے مارے جاتے تھے

تمہیں مارا جاتا تھا	تمہیں مارے جاتے تھے
آپ کو مارا جاتا تھا	آپ کو مارے جاتے تھے
مجھے مارا جاتا تھا	مجھے مارے جاتے تھے
ہمیں مارا جاتا تھا	ہمیں مارے جاتے تھے
اسے ماری جاتی تھی	اسے ماری جاتی تھیں
انہیں ماری جاتی تھی	انہیں ماری جاتی تھیں
تجھے ماری جاتی تھی	تجھے ماری جاتی تھیں
تمہیں ماری جاتی تھی	تمہیں ماری جاتی تھیں
آپ کو ماری جاتی تھی	آپ کو ماری جاتی تھیں
مجھے ماری جاتی تھی	مجھے ماری جاتی تھیں
ہمیں ماری جاتی تھی	ہمیں ماری جاتی تھیں

ماضی احتمالی یا شکیہ

تعریف: وہ فعل ہے جس میں گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کے ہونے یا کرنے کے متعلق شک پایا جائے، جیسے: وہ اٹھا ہو گا۔ اس کی بھی ماضی مطلق کی طرح پانچ اقسام ہیں:

فعل ماضی احتمالی بنانے کا قاعدہ

فعل ماضی احتمالی بنانے کا قاعدہ یہ ہے فعل ماضی قریب کے آخر میں "ہے، ہیں اور ہوں" کی جگہ مذکر و مؤنث کے مطابق "ہو گا، ہوں گے، ہوں گا، ہو گی، ہوں گی" لگا دیئے جاتے ہیں، جیسے: وہ اٹھا سے وہ اٹھا ہو گا۔

فائدہ: "ہو گا" واحد مذکر غائب و حاضر کے لئے ہے، "ہوں گے" جمع مذکر غائب و حاضر کے لئے، "ہوں گا" واحد متکلم مذکر کے لئے، "ہو گی" واحد مؤنث غائب و حاضر کے لئے "ہوں گی" جمع

مؤنث غائب و حاضر کے لئے، واحد و جمع مذکر متکلم کے لئے "ہوں گا"، اور واحد و جمع مؤنث متکلم کے لئے "ہوں گی" استعمال ہوں گے۔

گردانیں حسبِ ذیل ہیں:

ماضی احتمالی لازمی	ماضی احتمالی متعدی معلوم بصیغۂ واحد	ماضی احتمالی متعدی مجہول بصیغۂ واحد	ماضی احتمالی متعدی معلوم بصیغۂ جمع	ماضی احتمالی متعدی مجہول بصیغۂ جمع
وہ اٹھا ہو گا	اس نے مارا ہو گا	اسے مارا گیا ہو گا	اس نے مارے ہوں گے	اسے مارے گئے ہوں گے
وہ اٹھے ہوں گے	انہوں نے مارا ہو گا	انہیں مارا گیا ہو گا	انہوں نے مارے ہوں گے	انہیں مارے گئے ہوں گے
تو اٹھا ہو گا	تو نے مارا ہو گا	تجھے مارا گیا ہو گا	تو نے مارے ہوں گے	تجھے مارے گئے ہوں گے
تم اٹھے ہوں گے	تم نے مارا ہو گا	تمہیں مارا گیا ہو گا	تم نے مارے ہوں گے	تمہیں مارے گئے ہوں گے
آپ اٹھے ہوں گے	آپ نے مارا ہو گا	آپ کو مارا گیا ہو گا	آپ نے مارے ہوں گے	آپ کو مارے گئے ہوں گے
میں اٹھا ہوں گا	میں نے مارا ہو گا	مجھے مارا گیا ہو گا	میں نے مارے ہوں گے	مجھے مارے گئے ہوں گے
ہم اٹھے ہوں گے	ہم نے مارا ہو گا	ہمیں مارا گیا ہو گا	ہم نے مارے ہوں گے	ہمیں مارے گئے ہوں گے
وہ اٹھی ہو گی	اس نے ماری ہو گی	اسے ماری گئی ہو گی	اس نے ماری ہوں گی	اسے ماری گئی تھیں

انہیں ماری گئی ہوں گی	انہوں نے ماری ہوں گی	انہیں ماری گئی ہو گی	انہوں نے ماری ہو گی	وہ اٹھی ہوں گی
تجھے ماری گئی ہوں گی	تو نے ماری ہوں گی	تجھےماری گئی ہو گی	تو نے ماری ہو گی	تو اٹھی ہو گی
تمہیں ماری گئی ہوں گی	تم نے ماری ہوں گی	تمہیں ماری گئی ہو گی	تم نے ماری ہو گی	تم اٹھی ہوں گی
آپ کو ماری گئی ہوں گی	آپ نے ماری ہوں گی	آپ کو ماری گئی ہو گی	آپ نے ماری ہو گی	آپ اٹھی ہوں گی
مجھے ماری گئی ہوں گی	میں نے ماری ہوں گی	مجھے ماری گئی ہو گی	میں نے ماری ہو گی	میں اٹھی ہوں گی
ہمیں ماری گئی ہوں گی	ہم نے ماری ہوں گی	ہمیں ماری گئی ہو گی	ہم نے ماری ہو گی	ہم اٹھی ہوں گی

ماضی تمنائی یا شرطی

تعریف: وہ فعل ہے جس میں گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کا ہونا یا کرنا شرط کے ساتھ پایا جائے، جیسے: وہ اٹھتا، اس نے پڑھا ہوتا۔ اس کی بھی ماضی مطلق کی طرح پانچ قسمیں ہیں۔

فعل ماضی تمنائی بنانے کا قاعدہ

فعل ماضی تمنائی بنانے کے دو قاعدے ہیں:

پہلا قاعدہ: علامت مصدر "نا" گرا کر اس کی جگہ واحد مذکر کے لئے " تا" ، جمع مذکر کے لئے "تے" واحد مؤنث کے لئے "تی" اور جمع مؤنث کے لئے "تیں" لگا دیتے ہیں، جیسے: اٹھنا سے وہ اٹھتا، پڑھنا سے وہ پڑھتا۔

دوسرا قاعدہ: ماضی مطلق معلوم کے آخر میں واحد مذکر کے لئے "ہو تا" ، جمع مذکر کے لئے "ہوتے" واحد مؤنث کے لئے "ہوتی" اور جمع مؤنث کے لئے "ہو تیں" لگا دیتے ہیں، جیسے: وہ اٹھا ہو تا، اس نے پڑھا سے اس نے پڑھا ہو تا۔

فائدہ: واضح رہے کہ فعل متعدی سے پہلے طریقے پر گردان لازم کی طرح آتی ہے۔

گردانیں حسبِ ذیل ہیں:

پہلے طریقے پر ماضی تمنائی لازمی	دوسرے طریقے پر ماضی تمنائی لازمی	پہلے طریقے پر ماضی تمنائی متعدی معلوم
وہ اٹھتا	وہ اٹھا ہو تا	وہ مارتا
وہ اٹھتے	وہ اٹھے ہوتے	وہ مارتے
تو اٹھتا	تو اٹھا ہو تا	تو مارتا
تم اٹھتے	تم اٹھے ہوتے	تم مارتے
آپ اٹھتے	آپ اٹھے ہوتے	آپ مارتے
میں اٹھتا	میں اٹھا ہو تا	میں مارتا
ہم اٹھتے	ہم اٹھے ہوتے	ہم مارتے
وہ اٹھتی	وہ اٹھی ہوتی	وہ مارتی
وہ اٹھتیں	وہ اٹھی ہو تیں	وہ مارتیں
تو اٹھتی	تو اٹھی ہوتی	تو مارتی
تم اٹھتیں	تم اٹھی ہو تیں	تم مارتیں
آپ اٹھتیں	آپ اٹھی ہو تیں	آپ مارتیں
میں اٹھتی	میں اٹھی ہوتی	میں مارتی
ہم اٹھتیں	ہم اٹھی ہو تیں	ہم مارتیں

فعل ماضی تمنائی متعدی کی دوسرے طریقے پر گردانیں

دوسرے طریقے پر ماضی تمنائی متعدی معلوم بصیغۂ واحد	دوسرے طریقے پر ماضی تمنائی متعدی مجہول بصیغۂ واحد	دوسرے طریقے پر ماضی تمنائی متعدی معلوم بصیغۂ جمع	دوسرے طریقے پر ماضی تمنائی متعدی مجہول بصیغۂ جمع
اس نے مارا ہوتا	اسے مارا گیا ہوتا	اس نے مارے ہوتے	اسے مارے گئے ہوتے
انہوں نے مارا ہوتا	انہیں مارا گیا ہوتا	انہوں نے مارے ہوتے	انہیں مارے گئے ہوتے
تو نے مارا ہوتا	تجھے مارا گیا ہوتا	تو نے مارے ہوتے	تجھے مارے گئے ہوتے
تم نے مارا ہوتا	تمہیں مارا گیا ہوتا	تم نے مارے ہوتے	تمہیں مارے گئے ہوتے
آپ نے مارا ہوتا	آپ کو مارا گیا ہوتا	آپ نے مارے ہوتے	آپ کو مارے گئے ہوتے
میں نے مارا ہوتا	مجھے مارا گیا ہوتا	میں نے مارے ہوتے	مجھے مارے گئے ہوتے
ہم نے مارا ہوتا	ہمیں مارا گیا ہوتا	ہم نے مارے ہوتے	ہمیں مارے گئے ہوتے
اس نے ماری ہوتی	اسے ماری گئی ہوتی	اس نے ماری ہوتیں	اسے ماری گئی ہوتیں
انہوں نے ماری ہوتی	انہیں ماری گئی ہوتی	انہوں نے ماری ہوتیں	انہیں ماری گئی ہوتیں
تو نے ماری ہوتی	تجھے ماری گئی ہوتی	تو نے ماری ہوتیں	تجھے ماری گئی ہوتیں

تم نے ماری ہوتی	تمہیں ماری گئی ہوتی	تم نے ماری ہوتیں	تمہیں ماری گئی ہوتیں
آپ نے ماری ہوتی	آپ کو ماری گئی ہوتی	آپ نے ماری ہوتیں	آپ کو ماری گئی ہوتیں
میں نے ماری ہوتی	مجھے ماری گئی ہوتی	میں نے ماری ہوتیں	مجھے ماری گئی ہوتیں
ہم نے ماری ہوتی	ہمیں ماری گئی ہوتی	ہم نے ماری ہوتیں	ہمیں ماری گئی ہوتیں

فعل حال

تعریف: وہ فعل ہے جو موجودہ زمانے میں کسی کام کا ہونا یا کرنا ظاہر کرے۔ جیسے وہ بیٹھتا ہے یا بیٹھ رہا ہے۔

اس کی دو قسمیں ہیں:

(1)حال مدامی (2)حال جاری

فائدہ: واضح رہے کہ فعل حال اور اس کے بعد والے افعال میں فعل متعدی معلوم کی گردان ہمیشہ فعل لازم کی طرح آتی ہے البتہ فعل متعدی مجہول کی گردان اپنی صورت پر برقرار رہتی ہے اور اس کی حسبِ سابق وہی دو گردانیں آتی ہیں ایک بصیغۂ واحد اور دوسری بصیغۂ جمع۔

حال مدامی

وہ ہے جو عادت بتائے: جیسے وہ بیٹھتا ہے۔ اس کی چار قسمیں ہیں:

(1) فعل حال مدامی لازمی (2) فعل حال مدامی متعدی معلوم (3) فعل حال مدامی متعدی مجہول بصیغۂ واحد (4) فعل حال مدامی متعدی مجہول بصیغۂ جمع

فعل حال مدامی لازمی و متعدی معلوم بنانے کا قاعدہ

یہ ہے کہ: مصدر کی علامت "نا" گرا کر اس کی جگہ "تا ہے، تے ہیں، تا ہوں، تی ہے، تی ہیں، تی ہوں" لگا دیتے ہیں، جیسے: اٹھنا سے وہ اٹھتا ہے، مارنا سے وہ مارتا ہے۔

گردانیں حسبِ ذیل ہیں:

حال مدامی لازمی	حال مدامی متعدی معلوم	صیغہ
وہ اٹھتا ہے	وہ مارتا ہے	واحد مذکر غائب
وہ اٹھتے ہیں	وہ مارتے ہیں	جمع مذکر غائب
تو اٹھتا ہے	تو مارتا ہے	واحد مذکر حاضر
تم اٹھتے ہو	تم مارتے ہو	جمع مذکر حاضر
آپ اٹھتے ہو / آپ اٹھتے ہیں	آپ مارتے ہو / آپ مارتے ہیں	واحد و جمع مذکر حاضر
میں اٹھتا ہوں	میں مارتا ہوں	واحد مذکر متکلم
ہم اٹھتے ہیں	ہم مارتے ہیں	جمع مذکر متکلم
وہ اٹھتی ہے	وہ مارتی ہے	واحد مؤنث غائب
وہ اٹھتی ہیں	وہ مارتی ہیں	جمع مؤنث غائب
تو اٹھتی ہے	تو مارتی ہے	واحد مؤنث حاضر
تم اٹھتی ہو	تم مارتی ہو	جمع مؤنث حاضر
آپ اٹھتی ہو / آپ اٹھتی ہیں	آپ مارتی ہو / آپ مارتی ہیں	واحد و جمع مؤنث حاضر
میں اٹھتی ہوں	میں مارتی ہوں	واحد مؤنث متکلم
ہم اٹھتی ہیں	ہم مارتی ہیں	جمع مؤنث متکلم

فعل حال مدامی متعدی مجہول بصیغۂ واحد و جمع بنانے کا قاعدہ

یہ ہے کہ ماضی مطلق متعدی مجہول کے آخر میں "گیا، گئی، گئے اور گئیں" کی جگہ "جاتا ہے، جاتی ہے، جاتے ہیں اور جاتی ہیں" لگا دیئے جاتے ہیں جیسے: اسے مارا گیا سے اسے مارا جاتا ہے، اسے مارے گئے سے اسے مارے جاتے ہیں۔

گردانیں حسبِ ذیل ہیں:

حال متعدی مجہول بصیغۂ واحد	حال متعدی مجہول بصیغۂ جمع	صیغہ
اسے مارا جاتا ہے	اسے مارے جاتے ہیں	واحد مذکر غائب
انہیں مارا جاتا ہے	انہیں مارے جاتے ہیں	جمع مذکر غائب
تجھے مارا جاتا ہے	تجھے مارے جاتے ہیں	واحد مذکر حاضر
تمہیں مارا جاتا ہے	تمہیں مارے جاتے ہیں	جمع مذکر حاضر
آپ کو مارا جاتا ہے	آپ کو مارے جاتے ہیں	واحد و جمع مذکر حاضر
مجھے مارا جاتا ہے	مجھے مارے جاتے ہیں	واحد مذکر متکلم
ہمیں مارا جاتا ہے	ہمیں مارے جاتے ہیں	جمع مذکر متکلم
اسے ماری جاتی ہے	اسے ماری جاتی ہیں	واحد مؤنث غائب
انہیں ماری جاتی ہے	انہیں ماری جاتی ہیں	جمع مؤنث غائب
تجھے ماری جاتی ہے	تجھے ماری جاتی ہیں	واحد مؤنث حاضر
تمہیں ماری جاتی ہے	تمہیں ماری جاتی ہیں	جمع مؤنث حاضر
آپ کو ماری جاتی ہے	آپ کو ماری جاتی ہیں	واحد و جمع مؤنث حاضر
مجھے ماری جاتی ہے	مجھے ماری جاتی ہیں	واحد مؤنث متکلم
ہمیں ماری جاتی ہے	ہمیں ماری جاتی ہیں	جمع مؤنث متکلم

◆◆◆◆◆◆◆◆

فعل حال جاری

وہ ہے جو اسی وقت جاری کام کے متعلق بتائے، جیسے وہ اٹھ رہا ہے۔اس کی چار قسمیں ہیں:
(1) فعل حال جاری لازمی (2) فعل حال جاری متعدی معلوم (3) فعل حال جاری متعدی مجہول بصیغۂ واحد (4) فعل حال جاری متعدی مجہول بصیغۂ جمع

فعل حال جاری لازمی و متعدی معلوم بنانے کا قاعدہ

یہ ہے کہ مصدر کی علامت "نا" گرا کر اس کی جگہ "رہا ہے، رہے ہیں، رہا ہوں، رہی ہے، رہی ہیں، رہی ہوں" لگا دیجئے، جیسے: اٹھنا سے وہ اٹھ رہا ہے۔مارنا سے وہ مار رہا ہے۔
گردانیں حسبِ ذیل ہیں:

حال جاری لازمی	حال جاری متعدی معلوم	صیغہ
وہ اٹھ رہا ہے	وہ مار رہا ہے	واحد مذکر غائب
وہ اٹھ رہے ہیں	وہ مار رہے ہیں	جمع مذکر غائب
تو اٹھ رہا ہے	تو مار رہا ہے	واحد مذکر حاضر
تم اٹھ رہے ہو	تم مار رہے ہو	جمع مذکر حاضر
آپ اٹھ رہے ہو / آپ اٹھ رہے ہیں	آپ مارہے ہو / آپ مارہے ہیں	واحد و جمع مذکر حاضر
میں اٹھ رہا ہوں	میں مارہا ہوں	واحد مذکر متکلم
ہم اٹھ رہے ہیں	ہم مارہے ہیں	جمع مذکر متکلم
وہ اٹھ رہی ہے	وہ مارہی ہے	واحد مؤنث غائب
وہ اٹھ رہی ہیں	وہ مارہی ہیں	جمع مؤنث غائب
تو اٹھ رہی ہے	تو مارہی ہے	واحد مؤنث حاضر
تم اٹھ رہی ہو	تم مارہی ہو	جمع مؤنث حاضر

آپ اٹھ رہی ہو / آپ اٹھ رہی ہیں	آپ مار رہی ہو / آپ مار رہی ہیں	واحد و جمع مؤنث حاضر
میں اٹھ رہی ہوں	میں مار رہی ہوں	واحد مؤنث متکلم
ہم اٹھ رہی ہیں	ہم مار رہی ہیں	جمع مؤنث متکلم

فعل حال جاری متعدی مجہول بصیغۂ واحد و جمع بنانے کا قاعدہ

یہ ہے کہ ماضی مطلق متعدی مجہول کے آخر میں "گیا، گئی، گئے اور گئیں" کی جگہ جاتا ہے، جارہاہے، جارہی ہے، جارہے ہیں اور جارہی ہیں" لگا دیئے جاتے ہیں جیسے: اسے مارا گیا سے اسے مارا جارہاہے، اسے مارے گئے سے اسے مارے جارہے ہیں۔

گردانیں حسبِ ذیل ہیں:

حال جاری مجہول بصیغۂ واحد	حال جاری مجہول بصیغۂ جمع	صیغہ
اسے مارا جارہاہے	اسے مارے جارہے ہیں	واحد مذکر غائب
انہیں مارا جارہاہے	انہیں مارے جارہے ہیں	جمع مذکر غائب
تجھے مارا جارہاہے	تجھے مارے جارہے ہیں	واحد مذکر حاضر
تمہیں مارا جارہاہے	تمہیں مارے جارہے ہیں	جمع مذکر حاضر
آپ کو مارا جارہاہے	آپ کو مارے جارہے ہیں	واحد و جمع مذکر حاضر
مجھے مارا جارہاہے	مجھے مارے جارہے ہیں	واحد مذکر متکلم
ہمیں مارا جارہاہے	ہمیں مارے جارہے ہیں	جمع مذکر متکلم
اسے ماری جارہی ہے	اسے ماری جارہی ہیں	واحد مؤنث غائب
انہیں ماری جارہی ہے	انہیں ماری جارہی ہیں	جمع مؤنث غائب

تجھے ماری جارہی ہے	تجھے ماری جارہی ہیں	واحد مؤنث حاضر
تمہیں ماری جارہی ہے	تمہیں ماری جارہی ہیں	جمع مؤنث حاضر
آپ کو ماری جارہی ہے	آپ کو ماری جارہی ہیں	واحد و جمع مؤنث حاضر
مجھے ماری جارہی ہے	مجھے ماری جارہی ہیں	واحد مؤنث متکلم
ہمیں ماری جارہی ہے	ہمیں ماری جارہی ہیں	جمع مؤنث متکلم

فعل مضارع

تعریف: وہ فعل ہے جس میں حال اور مستقبل دونوں زمانے پائے جائیں، جیسے: وہ بیٹھے

اس کی چار قسمیں ہیں:

(1) فعل مضارع لازمی (2) فعل مضارع متعدی معلوم (3) فعل مضارع متعدی مجہول بصیغۂ واحد (4) فعل مضارع متعدی مجہول بصیغۂ جمع

فعل مضارع لازمی و متعدی معلوم بنانے کا قاعدہ

یہ ہے کہ مصدر کی علامت "نا" گرا کر اس کی جگہ واحد غائب و حاضر کے لئے یائے مجہول "ے"، جمع غائب و متکلم کے لئے "یں" تخفیف کے ساتھ، جمع حاضر کے لئے واو مجہول "و" اور واحد متکلم کے لئے "وٗں" لگادی جائیں، جیسے: اٹھنا سے وہ اٹھے۔ مارنا سے وہ مارے۔

گردان حسبِ ذیل ہے:

فعل مضارع لازمی	فعل مضارع متعدی معلوم	صیغہ
وہ اٹھے	وہ مارے	واحد غائب
وہ اٹھیں	وہ ماریں	جمع غائب

تو اٹھے	تو مارے	واحد حاضر
تم اٹھو	تم مارو	جمع حاضر
آپ اٹھو	آپ مارو	واحد و جمع حاضر
میں اٹھوں	میں ماروں	واحد متکلم
ہم اٹھیں	ہم ماریں	جمع متکلم

فعل مضارع متعدی مجہول بصیغۂ واحد و جمع بنانے کا قاعدہ

یہ ہے کہ ماضی مطلق متعدی مجہول کے آخر میں "گیا، گئی، گئے اور گئیں" کی جگہ بصیغۂ واحد میں "جائے اور بصیغۂ جمع میں جائیں" لگا دیئے جاتے ہیں جیسے: اسے مارا گیا سے اسے مارا جائے، اسے مارے گئے سے اسے مارے جائیں۔

گردانیں حسبِ ذیل ہیں:

مضارع مجہول بصیغۂ واحد	مضارع مجہول بصیغۂ جمع	صیغہ
اسے مارا جائے	اسے مارے جائیں	واحد مذکر غائب
انہیں مارا جائے	انہیں مارے جائیں	جمع مذکر غائب
تجھے مارا جائے	تجھے مارے جائیں	واحد مذکر حاضر
تمہیں مارا جائے	تمہیں مارے جائیں	جمع مذکر حاضر
آپ کو مارا جائے	آپ کو مارے جائیں	واحد و جمع مذکر حاضر
مجھے مارا جائے	مجھے مارے جائیں	واحد مذکر متکلم
ہمیں مارا جائے	ہمیں مارے جائیں	جمع مذکر متکلم

اسے ماری جائے	اسے ماری جائیں	واحد مؤنث غائب
انہیں ماری جائے	انہیں ماری جائیں	جمع مؤنث غائب
تجھے ماری جائے	تجھے ماری جائیں	واحد مؤنث حاضر
تمہیں ماری جائے	تمہیں ماری جائیں	جمع مؤنث حاضر
آپ کو ماری جائے	آپ کو ماری جائیں	واحد و جمع مؤنث حاضر
مجھے ماری جائے	مجھے ماری جائیں	واحد مؤنث متکلم
ہمیں ماری جائے	ہمیں ماری جائیں	جمع مؤنث متکلم

فعل مستقبل

تعریف: وہ فعل ہے جو آنے والے زمانے میں کسی کام کا ہونا یا کرنا ظاہر کرے، جیسے: وہ اٹھے گا۔
اس کی دو قسمیں ہیں:
(1) فعل مستقبل مطلق (2) فعل مستقبل مدامی

فعل مستقبل مطلق

فعلِ مستقبل مطلق وہ ہے جس میں کسی کام کے آنے والے زمانے میں ایک مرتبہ کرنے کا ذکر ہو۔
اس کی چار قسمیں ہیں:
(1) فعل مستقبل مطلق لازمی (2) فعل مستقبل مطلق متعدی معلوم (3) فعل مستقبل مطلق متعدی مجہول بصیغۂ واحد (4) فعل مستقبل مطلق متعدی مجہول بصیغۂ جمع

فعل مستقبل مطلق لازمی و متعدی معلوم بنانے کا قاعدہ

یہ ہے کہ فعل مضارع لازمی و متعدی معلوم کے آخر میں "گا، گے، گی، گیں" لگا دیئے جائیں، جیسے: وہ اٹھے سے وہ اٹھے گا۔ وہ مارے سے وہ مارے گا۔

گردانیں حسبِ ذیل ہیں:

مستقبل مطلق لازمی	مستقبل مطلق متعدی معلوم	صیغہ
وہ اٹھے گا	وہ مارے گا	واحد مذکر غائب
وہ اٹھیں گے	وہ ماریں گے	جمع مذکر غائب
تو اٹھے گا	تو مارے گا	واحد مذکر حاضر
تم اٹھو گے	تم مارو گے	جمع مذکر حاضر
آپ اٹھو گے / آپ اٹھیں گے	آپ مارو گے	واحد و جمع مذکر حاضر
میں اٹھوں گا	میں ماروں گا	واحد مذکر متکلم
ہم اٹھیں گے	ہم ماریں گے	جمع مذکر متکلم
وہ اٹھے گی	وہ مارے گی	واحد مؤنث غائب
وہ اٹھیں گی	وہ ماریں گی	جمع مؤنث غائب
تو اٹھے گی	تو مارے گی	واحد مؤنث حاضر
تم اٹھو گی	تم مارو گی	جمع مؤنث حاضر
آپ اٹھو گی / آپ اٹھیں گی	آپ مارو گی	واحد و جمع مؤنث حاضر
میں اٹھوں گی	میں ماروں گی	واحد مؤنث متکلم
ہم اٹھیں گی	ہم ماریں گی	جمع مؤنث متکلم

فعل مستقبل مطلق متعدی مجہول بصیغۂ واحد و جمع بنانے کا قاعدہ

یہ ہے کہ فعل مضارع مجہول بصیغۂ واحد و جمع کے آخر میں "جائے گا، جائے گی ، جائیں گے، جائیں گی" لگا دیئے جائیں، جیسے: اسے مارا جائے سے اسے مارا جائے گا، اسے مارے جائیں سے اسے مارے جائیں گے۔

گردانیں حسبِ ذیل ہیں:

مستقبل مطلق مجہول بصیغۂ واحد	مستقبل مطلق مجہول بصیغۂ جمع	صیغہ
اسے مارا جائے گا	اسے مارے جائیں گے	واحد مذکر غائب
انہیں مارا جائے گا	انہیں مارے جائیں گے	جمع مذکر غائب
تجھے مارا جائے گا	تجھے مارے جائیں گے	واحد مذکر حاضر
تمہیں مارا جائے گا	تمہیں مارے جائیں گے	جمع مذکر حاضر
آپ کو مارا جائے گا	آپ کو مارے جائیں گے	واحد و جمع مذکر حاضر
مجھے مارا جائے گا	مجھے مارے جائیں گے	واحد مذکر متکلم
ہمیں مارا جائے گا	ہمیں مارے جائیں گے	جمع مذکر متکلم
اسے ماری جائے گی	اسے ماری جائیں گی	واحد مؤنث غائب
انہیں ماری جائے گی	انہیں ماری جائیں گی	جمع مؤنث غائب
تجھے ماری جائے گی	تجھے ماری جائیں گی	واحد مؤنث حاضر
تمہیں ماری جائے گی	تمہیں ماری جائیں گی	جمع مؤنث حاضر

آپ کو ماری جائے گی	آپ کو ماری جائیں گی	واحد و جمع مؤنث حاضر
مجھے ماری جائے گی	مجھے ماری جائیں گی	واحد مؤنث متکلم
ہمیں ماری جائے گی	ہمیں ماری جائیں گی	جمع مؤنث متکلم

فعل مستقبل مدامی

فعلِ مستقبل مدامی وہ ہے جس میں کسی کام کے مستقبل میں مستقل جاری رہنے یا رکھنے کا ذکر ہو۔ جیسے: وہ اٹھتا رہے گا۔

اس کی چار قسمیں ہیں:

(1) فعل مستقبل مدامی لازمی (2) فعل مستقبل مدامی متعدی معلوم (3) فعل مستقبل مدامی متعدی مجہول بصیغۂ واحد (4) فعل مستقبل مدامی متعدی مجہول بصیغۂ جمع

فعل مستقبل مدامی لازمی و متعدی معلوم بنانے کا قاعدہ

یہ ہے کہ فعل حال مدامی لازمی و متعدی معلوم کے آخر میں سے "ہے" گرا کر "رہے گا، رہیں گے، رہوں گا، رہے گی، رہیں گیں، رہوں گی" لگا دیئے جائیں، جیسے: وہ اٹھتا ہے سے وہ اٹھتا رہے گا۔ وہ مارتا ہے سے وہ مارتا رہے گا۔

گردانیں حسبِ ذیل ہیں:

مستقبل مدامی لازمی	مستقبل مدامی متعدی معلوم	صیغہ
وہ اٹھتا رہے گا	وہ مارتا رہے گا	واحد مذکر غائب
وہ اٹھتے رہیں گے	وہ مارتے رہیں گے	جمع مذکر غائب
تو اٹھتا رہے گا	تو مارتا رہے گا	واحد مذکر حاضر

تم اٹھتے رہو گے	تم مارتے رہو گے	جمع مذکر حاضر
آپ اٹھتے رہو گے / آپ اٹھتے رہیں گے	آپ مارتے رہو گے / آپ مارتے رہیں گے	واحد و جمع مذکر حاضر
میں اٹھتا رہوں گا	میں مارتا رہوں گا	واحد مذکر متکلم
ہم اٹھتے رہیں گے	ہم مارتے رہیں گے	جمع مذکر متکلم
وہ اٹھتی رہے گی	وہ مارتی رہے گی	واحد مؤنث غائب
وہ اٹھتی رہیں گی	وہ مارتی رہیں گی	جمع مؤنث غائب
تو اٹھتی رہے گی	تو مارتی رہے گی	واحد مؤنث حاضر
تم اٹھتی رہو گی	تم مارتی رہیں گی	جمع مؤنث حاضر
آپ اٹھتی رہو گی / آپ اٹھتی رہیں گی	آپ مارتی رہو گی / آپ مارتی رہیں گی	واحد و جمع مؤنث حاضر
میں اٹھتی رہوں گی	میں مارتی رہوں گی	واحد مؤنث متکلم
ہم اٹھتی رہیں گی	ہم مارتی رہیں گی	جمع مؤنث متکلم

فعل مستقبل مدامی متعدی مجہول بصیغۂ واحد و جمع بنانے کا قاعدہ

یہ ہے کہ ماضی مطلق متعدی مجہول کے آخر میں "گیا، گئی، گئے اور گئیں" کی جگہ بصیغۂ واحد میں "جاتا رہے گا، جاتی رہے گی اور بصیغۂ جمع میں " جاتے رہیں گے " اور جاتی رہیں گی" لگا دیئے جاتے ہیں جیسے: اسے مارا گیا سے اسے مارا جاتا رہے گا، اسے مارے گئے سے اسے مارے جاتے رہیں گے۔

گردانیں حسبِ ذیل ہیں:

مستقبل مطلق مجہول بصیغۂ واحد	مستقبل مطلق مجہول بصیغۂ جمع	صیغہ
اسے مارا جاتا رہے گا	اسے مارے جاتے رہیں گے	واحد مذکر غائب
انہیں مارا جاتا رہے گا	انہیں مارے جاتے رہیں گے	جمع مذکر غائب
تجھے مارا جاتا رہے گا	تجھے مارے جاتے رہیں گے	واحد مذکر حاضر
تمہیں مارا جاتا رہے گا	تمہیں مارے جاتے رہیں گے	جمع مذکر حاضر
آپ کو مارا جاتا رہے گا	آپ کو مارے جاتے رہیں گے	واحد و جمع مذکر حاضر
مجھے مارا جاتا رہے گا	مجھے مارے جاتے رہیں گے	واحد مذکر متکلم
ہمیں مارا جاتا رہے گا	ہمیں مارے جاتے رہیں گے	جمع مذکر متکلم
اسے ماری جاتی رہے گی	اسے ماری جاتی رہیں گی	واحد مؤنث غائب
انہیں ماری جاتی رہے گی	انہیں ماری جاتی رہیں گی	جمع مؤنث غائب
تجھے ماری جاتی رہے گی	تجھے ماری جاتی رہیں گی	واحد مؤنث حاضر
تمہیں ماری جاتی رہے گی	تمہیں ماری جاتی رہیں گی	جمع مؤنث حاضر
آپ کو ماری جاتی رہے گی	آپ کو ماری جاتی رہیں گی	واحد و جمع مؤنث حاضر
مجھے ماری جاتی رہے گی	مجھے ماری جاتی رہیں گی	واحد مؤنث متکلم
ہمیں ماری جاتی رہے گی	ہمیں ماری جاتی رہیں گی	جمع مؤنث متکلم

فعل امر

تعریف: وہ فعل ہے جس میں کسی کام کے کرنے کا حکم پایا جائے، جیسے: اٹھ، پڑھ
اس کی دو قسمیں ہیں:
(1) فعل امر مطلق (2) فعل امر مدامی

فعل امر مطلق

تعریف: وہ فعل ہے جس میں کسی کام کے ایک مرتبہ کرنے کا حکم ہو، جیسے: تو اٹھ
اس کی چار قسمیں ہیں:
(1) فعل امر مطلق لازمی (2) فعل امر مطلق متعدی معلوم (3) فعل امر مطلق متعدی مجہول بصیغۂ واحد (4) فعل امر مطلق متعدی مجہول بصیغۂ جمع

فعل امر مطلق لازمی و متعدی معلوم بنانے کا قاعدہ

فعل امر مطلق لازمی و متعدی معلوم بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ علامت مصدر "نا" گرادی جائے تو امر حاضر بن جاتا ہے، جیسے: اٹھنا سے اٹھ ، مارنا سے مار۔ باقی صیغوں میں علامتیں لگائی جاتی ہیں۔ جیسا کہ گردان سے ظاہر ہے۔

گردان حسبِ ذیل ہے:

امر مطلق لازمی	امر مطلق متعدی معلوم	صیغہ
وہ اٹھے	وہ مارے	واحد غائب
وہ اٹھیں	وہ ماریں	جمع غائب
تو اٹھ	تو مار	واحد حاضر
تم اٹھو	تم مارو	جمع حاضر
آپ اٹھو / آپ اٹھیں	آپ مارو / آپ ماریں	واحد و جمع حاضر

آپ اٹھئے	آپ ماریئے	واحد و جمع حاضر
میں اٹھوں	میں ماروں	واحد متکلم
ہم اٹھیں	ہم ماریں	جمع متکلم

فعل امر مطلق متعدی مجہول بصیغۂ واحد و جمع بنانے کا قاعدہ

یہ ہے کہ ماضی مطلق متعدی مجہول کے آخر میں "گیا، گئی، گئے اور گئیں" کی جگہ بصیغۂ واحد میں "جائے، اور بصیغۂ جمع میں" جائیں " لگا دیئے جاتے ہیں جیسے: اسے مارا گیا سے اسے مارا جائے، اسے مارے گئے سے اسے مارے جائیں۔

گردانیں حسبِ ذیل ہیں:

امر مطلق مجہول بصیغۂ واحد	امر مطلق مجہول بصیغۂ جمع	صیغہ
اسے مارا جائے	اسے مارے جائیں	واحد مذکر غائب
انہیں مارا جائے	انہیں مارے جائیں	جمع مذکر غائب
تجھے مارا جائے	تجھے مارے جائیں	واحد مذکر حاضر
تمہیں مارا جائے	تمہیں مارے جائیں	جمع مذکر حاضر
آپ کو مارا جائے	آپ کو مارے جائیں	واحد و جمع مذکر حاضر
مجھے مارا جائے	مجھے مارے جائیں	واحد مذکر متکلم
ہمیں مارا جائے	ہمیں مارے جائیں	جمع مذکر متکلم
اسے ماری جائے	اسے ماری جائیں	واحد مؤنث غائب
انہیں ماری جائے	انہیں ماری جائیں	جمع مؤنث غائب
تجھے ماری جائے	تجھے ماری جائیں	واحد مؤنث حاضر

تمہیں ماری جائے	تمہیں ماری جائیں	جمع مؤنث حاضر
آپ کو ماری جائے	آپ کو ماری جائیں	واحد و جمع مؤنث حاضر
مجھے ماری جائے	مجھے ماری جائیں	واحد مؤنث متکلم
ہمیں ماری جائے	ہمیں ماری جائیں	جمع مؤنث متکلم

فعل امر مدامی

تعریف: وہ فعل ہے جس میں ایک کام کے بار بار یا دیر تک کرنے کا حکم ہو جیسے: تو بیٹھا رہ، تو کرتا رہ

اس کی چار قسمیں ہیں:

(1) فعل امر مدامی لازمی (2) فعل امر مدامی متعدی معلوم (3) فعل امر مدامی متعدی مجہول بصیغۂ واحد (4) فعل امر مدامی متعدی مجہول بصیغۂ جمع

فعل امر مدامی لازمی بنانے کے قاعدے

پہلا طریقہ: یہ ہے کہ علامت مصدر گرا کر اس کی جگہ "ا" اور "رہے" لگا دیتے ہیں جیسے: اٹھنا سے وہ اٹھا رہے۔

دوسرا طریقہ: یہ ہے کہ علامت مصدر گرا کر اس کی جگہ "تا" اور اس کے بعد "رہے" لگا دیا جاتا ہے، جیسے: اٹھنا سے وہ اٹھتا رہے

گردانیں حسبِ ذیل ہیں:

پہلے طریقے پر گردان	دوسرے طریقے پر گردان	صیغہ
وہ اٹھا رہے	وہ اٹھتا رہے	واحد مذکر غائب
وہ اٹھے رہیں	وہ اٹھتے رہیں	جمع مذکر غائب
تو اٹھا رہ	تو اٹھتا رہ	واحد مذکر حاضر
تم اٹھے رہو	تم اٹھتے رہو	جمع مذکر حاضر

آپ اٹھے رہو / آپ اٹھے رہیں	آپ اٹھتے رہو / آپ اٹھتے رہیں	واحد و جمع مذکر حاضر
آپ اٹھے رہیے	آپ اٹھتے رہیے	واحد و جمع مذکر حاضر
میں اٹھا رہوں	میں اٹھتا رہوں	واحد مذکر متکلم
ہم اٹھے رہیں	ہم اٹھتے رہیں	جمع مذکر متکلم
وہ اٹھی رہے	وہ اٹھتی رہے	واحد مؤنث غائب
وہ اٹھی رہیں	وہ اٹھتی رہیں	جمع مؤنث غائب
تو اٹھی رہ	تو اٹھتی رہ	واحد مؤنث حاضر
تم اٹھی رہو	تم اٹھتی رہو	جمع مؤنث حاضر
آپ اٹھی رہو / آپ اٹھی رہیں	آپ اٹھتی رہو / آپ اٹھتی رہیں	واحد و جمع مؤنث حاضر
آپ اٹھی رہیے	آپ اٹھتی رہیے	واحد و جمع مؤنث حاضر
میں اٹھی رہوں	میں اٹھتی رہوں	واحد مؤنث متکلم
ہم اٹھی رہیں	ہم اٹھتی رہیں	جمع مؤنث متکلم

فعل امر مدامی متعدی معلوم بنانے کا قاعدہ

یہ ہے کہ علامت مصدر گرا کر اس کی جگہ "تا" اور اس کے بعد "رہے" لگا دیا جاتا ہے، جیسے: مارنا سے وہ مارتا رہے۔

گردان حسبِ ذیل ہے:

گردان	صیغہ
وہ مارتا رہے	واحد مذکر غائب
وہ مارتے رہیں	جمع مذکر غائب

تو مارتا رہ	واحد مذکر حاضر
تم مارتے رہو	جمع مذکر حاضر
آپ مارتے رہو / آپ مارتے رہیں	واحد و جمع مذکر حاضر
آپ مارتے رہیے	واحد و جمع مذکر حاضر
میں مارتا رہوں	واحد مذکر متکلم
ہم مارتے رہیں	جمع مذکر متکلم
وہ مارتی رہے	واحد مؤنث غائب
وہ مارتی رہیں	جمع مؤنث غائب
تو مارتی رہ	واحد مؤنث حاضر
تم مارتی رہو	جمع مؤنث حاضر
آپ مارتی رہو / آپ مارتی رہیں	واحد و جمع مؤنث حاضر
آپ مارتی رہیے	واحد و جمع مؤنث حاضر
میں مارتی رہوں	واحد مؤنث متکلم
ہم مارتی رہیں	جمع مؤنث متکلم

فعل امر مدامی مجہول بصیغۂ واحد و جمع بنانے کا قاعدہ

یہ ہے کہ مصدر کی علامت گرا کر اس کی جگہ بصیغۂ واحد میں "اجا تا رہے، ی جاتی رہے" اور بصیغۂ جمع میں ے جاتے رہیں، ی جاتی رہیں" لگا دیئے جاتے ہیں، جیسے: مارنا سے اسے مارا جاتا رہے، انہیں مارا جاتا رہے۔

گردانیں حسبِ ذیل ہیں:

امر مطلق مجہول بصیغۂ واحد	امر مطلق مجہول بصیغۂ جمع	صیغہ
اسے مارا جاتا رہے	اسے مارے جاتے رہیں	واحد مذکر غائب
انہیں مارا جاتا رہے	انہیں مارے جاتے رہیں	جمع مذکر غائب
تجھے مارا جاتا رہے	تجھے مارے جاتے رہیں	واحد مذکر حاضر
تمہیں مارا جاتا رہے	تمہیں مارے جاتے رہیں	جمع مذکر حاضر
آپ کو مارا جاتا رہے	آپ کو مارے جاتے رہیں	واحد و جمع مذکر حاضر
مجھے مارا جاتا رہے	مجھے مارے جاتے رہیں	واحد مذکر متکلم
ہمیں مارا جاتا رہے	ہمیں مارے جاتے رہیں	جمع مذکر متکلم
اسے ماری جاتی رہے	اسے ماری جاتی رہیں	واحد مؤنث غائب
انہیں ماری جاتی رہے	انہیں ماری جاتی رہیں	جمع مؤنث غائب
تجھے ماری جاتی رہے	تجھے ماری جاتی رہیں	واحد مؤنث حاضر
تمہیں ماری جاتی رہے	تمہیں ماری جاتی رہیں	جمع مؤنث حاضر
آپ کو ماری جاتی رہے	آپ کو ماری جاتی رہیں	واحد و جمع مؤنث حاضر
مجھے ماری جاتی رہے	مجھے ماری جاتی رہیں	واحد مؤنث متکلم
ہمیں ماری جاتی رہے	ہمیں ماری جاتی رہیں	جمع مؤنث متکلم

♦ ♦ ♦ ♦ ♦ ♦ ♦ ♦ ♦ ♦

فعل نہی

تعریف: وہ فعل ہے جس میں کسی کام کے کرنے سے منع کیا جائے، جیسے: مت اٹھ، نہ پڑھ
اس کی بھی ساری کی ساری وہی امر والی قسمیں ہیں۔

فعل نہی بنانے کا قاعدہ:

یہ ہے کہ امر کے صیغے میں ضمیر کے بعد "مت" یا "نہ" لگا دیا جاتا ہے۔ جیسے: تو اٹھ سے تو نہ اٹھ

اسماء

بناوٹ کے لحاظ سے اسم کی تین قسمیں ہیں:

(1)اسم جامد، (2)اسم مصدر، (3)اسم مشتق

اسم جامد

وہ ہے جو نہ کسی سے بنا ہو اور نہ اس سے کوئی دوسرا لفظ بنے، جیسے: پتھر، زمین

اسم مصدر

وہ ہے جس سے کسی کام کا ہونا یا کرنا زمانے کی پابندی کے بغیر پایا جائے اور وہ خود تو کسی سے نہ بنا ہو لیکن اس سے دوسرے بہت سے افعال و اسماء مقررہ قاعدوں سے بنتے ہوں، جیسے: اٹھنا، چلنا، پھرنا۔

فائدہ: اردو میں مصدر کی علامت "نا" ہے، لیکن یاد رکھئے کہ کبھی لفظ "نا" دیگر الفاظ کے آخر میں بھی آجاتا ہے لیکن وہ مصدر نہیں ہوتے، جیسے: نانا، چونا، سونا، بچھونا وغیرہ۔

فائدہ: مصدر کی پہچان کا طریقہ یہ ہے کہ اس کے آخر سے علامت مصدر "نا" کو ہٹا دیا جائے تو وہ امر بن جاتا ہے، جیسے: اٹھنا سے علامت مصدر "نا" کو حذف کیا تو "اٹھ" باقی رہ گیا۔

فائدہ: بناوٹ کے لحاظ سے مصدر کی دو اقسام ہیں:

(1)اصلی یا وضعی مصدر (2)جعلی یا غیر وضعی مصدر

اصلی یا وضعی مصدر

وہ مصدر ہے جو مصدری معنی کے لئے ہی وضع کیا گیا ہو، جیسے: اٹھنا، بیٹھنا، چلنا، پھرنا

جعلی یا غیر وضعی مصدر

وہ مصدر ہے جو کسی دوسری زبان کے اسم یا مصدر پر علامت مصدر کا اضافہ کر کے بنایا گیا ہو، جیسے: عرض سے عرض کرنا، فریب سے فریب دینا، اپنا سے اپنانا، کفن سے کفنانا۔

فائدہ: اہلِ زبان کے محاورے کے مطابق کبھی دو دو مصادر اکٹھے بھی استعمال ہوتے ہیں، جیسے: رونا دھونا، چلنا پھرنا، آنا جانا۔

فائدہ: معنی کے لحاظ سے مصدر کی دو اقسام ہیں:

(1) لازمی مصدر (2) متعدی مصدر

لازمی مصدر

وہ مصدر ہے جس سے بننے والے فعل کے لئے صرف فاعل کی ضرورت ہو، جیسے: بیٹھنا سے وہ بیٹھا۔

متعدی مصدر

وہ مصدر ہے جس سے بننے والے فعل کے لئے فاعل کے ساتھ مفعول کی بھی ضرورت ہو، جیسے: پڑھنا سے اس نے پڑھا۔

فائدہ: وہ بیٹھا کہنے سے انسان پوری بات سمجھ لیتا ہے لیکن اس نے پڑھا کہنے سے بات پوری نہیں ہوتی جب تک یہ نہ بتایا جائے کہ اس نے کیا پڑھا؟ جب ہم کہیں گے کہ اس نے خط پڑھا تو اب بات مکمل ہو گی۔

فائدہ: فعل متعدی کی پہچان یہ ہے کہ جب اس سے ماضی مطلق بنائی جائے تو اس نے یا انہوں نے وغیرہ استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے: اس نے پڑھا۔ اسی طرح فعل لازمی کی پہچان یہ ہے کہ جب اس سے فعل ماضی مطلق کی گردان بنائی جائے تو "وہ" استعمال ہوتا ہے۔

فائدہ: متعدی مصدر کی تین قسمیں ہیں:

(1) متعدی الاصل (2) متعدی بالواسطہ (3) متعدی المتعدی

متعدی الاصل

ایسے مصادر جو اصل میں متعدی ہی وضع کئے گئے ہوں، جیسے: پڑھنا، لکھنا۔

متعدی بالواسطہ

ایسے مصادر جو لازم سے قاعدے کے مطابق متعدی بنائے گئے ہوں، چلنا سے چلانا۔

متعدی المتعدی

ایسے مصادر جو متعدی سے پھر متعدی بنائے گئے ہوں، جیسے: پڑھنا سے پڑھوانا۔

لازمی سے متعدی بنانے کے قاعدے

1-علامت مصدر سے پہلے الف بڑھا دینا، جیسے: چلنا سے چلانا، اٹھنا سے اٹھانا۔

2-مصدر کے دوسرے حرف کے بعد الف بڑھا دینا، جیسے: اترنا سے اتارنا، اچھلنا سے اچھالنا۔

3-مصدر کے پہلے حرف کے بعد اس کی حرکت کے موافق "و" "ا" "ی" میں سے کوئی حرف بڑھا دینا، جیسے: تُلنا سے تولنا، مَرنا سے مارنا، پِسنا سے پیسنا۔

4-بعض لازم مصادر کے دوسرے حرف کے بعد یائے معروف یا یائے مجہول زیادہ کر دیتے ہیں، جیسے: سمٹنا سے سمیٹنا، گھسٹنا سے گھسیٹنا۔

5- کبھی علامت مصدر سے پہلے واو مجہول زیادہ کر دیتے ہیں، جیسے: چبھنا سے چبھونا۔

6- کبھی مصدر کے دوسرے حرف کو واو مجہول سے بدل دیتے ہیں، جیسے: دھلنا سے دھونا۔

7-اگر چار حرفی مصدر کا دوسرا حرف، یا پانچ حرفی مصدر کا تیسرا حرف، حرف علت ہو تو اسے گرا کر اس کی جگہ "لا" لگا دیتے ہیں، جیسے: سونا سے سُلانا، نہانا سے نہلانا۔

8-اگر پانچ حرفی مصدر کا دوسرا حرف، حرف علت ہو تو اس کو گرا کر علامت مصدر سے پہلے الف بڑھا دیتے ہیں، جیسے: جاگنا سے جگانا۔

متعدی سے متعدی المتعدی بنانے کے قاعدے

1-علامت مصدر سے پہلے الف بڑھادیتے ہیں، جیسے: کرنا سے کرانا۔

2-علامت مصدر سے پہلے "واواور الف" بڑھادیتے ہیں، جیسے: پڑھنا سے پڑھوانا۔

3-مصدر کا اگر دوسرا حرف، حرفِ علت ہو تو اسے گرا کر اس کی جگہ "لا" زیادہ کر دیتے ہیں، جیسے: پینا سے پلانا، کھانا سے کھلانا۔

4-پانچ حرفی مصادر میں اگر دوسرا یا تیسرا حرف، حرف علت ہو تو گر جاتا ہے، جیسے بھیجنا سے بھجوانا۔

5-بعض اوقات ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدل دیتے ہیں، جیسے: بیچنا سے بکوانا۔

فائدہ: بعض لازمی مصادر ایسے ہوتے ہیں جو متعدی نہیں بن سکتے انہیں لازمی محدود مصادر کہا جاتا ہے، جیسے: آنا، جانا، لڑکھڑانا، گھبرانا، بسنا، ہونا، کانپنا۔ جبکہ بعض متعدی مصادر ایسے ہوتے ہیں جو متعدی سے متعدی المتعدی نہیں بن سکتے انہیں متعدی محدود مصادر کہاجاتا ہے، جیسے: بتانا، کھونا، پلانا، لانا۔

اسم مشتق

وہ اسم جو مصدر سے بنا ہو، اس کی پانچ قسمیں ہیں:

(1)اسم فاعل (2)اسم مفعول (3)اسم حاصل مصدر (4)اسم حال (5)اسم معاوضہ

اسم فاعل

وہ اسم مشتق ہے جو کسی کام کے کرنے والے کو ظاہر کرے، اس کی دو قسمیں ہیں:

(1)اسم فاعل قیاسی (2)اسم فاعل سماعی

اسم فاعل قیاسی

وہ اسم ہے جو کسی خاص قاعدے کے مطابق بنا ہو، جیسے سننا سے سننے والا۔

اسم فاعل قیاسی بنانے کے قاعدے

پہلا طریقہ: مصدر کے آخر میں آنے والا الف گرا کر یائے مجہول لگا دیتے ہیں، اس کے بعد "والا، برائے واحد مذکر، والے برائے جمع مذکر، والی برائے واحد مؤنث، والیاں برائے جمع مؤنث" لگا دیتے ہیں، جیسے اٹھنا سے اٹھنے والا

دوسرا طریقہ: کسی اسم کے آخر میں مذکورہ بالا الفاظ لگا لیتے ہیں، جیسے: کتاب سے کتاب والا۔

گردانیں حسبِ ذیل ہیں:

پہلے طریقے پر گردان	دوسرے طریقے پر گردان	صیغہ
اٹھنے والا	کتاب والا	واحد مذکر
اٹھنے والے	کتاب والے	جمع مذکر
اٹھنے والی	کتاب والی	واحد مؤنث
اٹھنے والیاں	کتاب والیاں	جمع مؤنث

اسم فاعل سماعی

وہ اسم ہے جو کسی خاص قاعدے سے نہ بنا ہو بلکہ اہلِ زبان سے جس طرح سنا گیا ہو اسی طرح استعمال کیا جائے، جیسے بھکاری، پجاری۔

چند مشہور اسمائے فاعل

ڈاکیا	گویا	گڈریا	کباڑیا	بھکاری	پجاری	جواری	لٹیر
گھسیارا	بھٹیارا	دکھیارا	سکھیارا	ہونہار	پالن ہار	لکڑہارا	مالدار
تاجدار	سرمایہ دار	تحصیل دار	تھانیدار	پروردگار	طلب گار	خدمت گار	ستم گر
دامن گیر	عالم گیر	جہاں گیر	راہ گیر	گلوگیر	زرگر	کاریگر	جادوگر

ستم گر	کیمیا گر	دربان	گاڑی بان	باغبان	پاسبان	فیل بان	شتربان
نگہبان	کارساز	گھڑی ساز	جلد ساز	کبوتر باز	دغاباز	جواباز	دھوکا باز
نکتہ ور	سخن ور	تاج ور	دیدہ ور	طاقت ور	توپچی	ڈھنڈورچی	باورچی
خزانچی	پرندہ	درندہ	درخشندہ	باشندہ	دور اندیش	شیر افگن	تیر انداز
خود پسند	چھٹی رسان	گھڑی ساز	دلکش	نکتہ چیں	ظالم	قاتل	حافظ
محسن	مصنف	عابد	کاتب	شاعر	موجد	منکر	مفسد
مومن	کافر	مشرک	مرتب	مصور	مبلغ	محقق	مدقق
معلم	مدبر	مدرس	متفکر	متحمل	متوکل	متکبر	متحرک
مخالف	موافق	مطابق	ملازم	مجاور	سفاک	ستار	نقال

اسم مفعول

وہ اسم مشتق ہے جو اس شخص یا اس چیز کو ظاہر کرے جس پر کام کیا گیا ہو، اس کی دو قسمیں ہیں:

(1)اسم مفعول قیاسی (2)اسم مفعول سماعی

اسم مفعول قیاسی

وہ اسم ہے جو کسی خاص قاعدے کے مطابق بنا ہو،: جیسے سنا سے سنا ہوا۔

اسم مفعول قیاسی بنانے کا قاعدہ

ماضی مطلق کے آخر میں "ہوا" لگا دیتے ہیں،، جیسے: اٹھنا سے اٹھا ہوا

گردان حسبِ ذیل ہے:

گردان	صیغہ
اٹھاہوا	واحد مذکر
اٹھے ہوئے	جمع مذکر
اٹھی ہوئی	واحد مؤنث
اٹھی ہوئیں	جمع مؤنث

اسم مفعول سماعی

وہ اسم ہے جو کسی خاص قاعدے سے نہ بنا ہو بلکہ اہلِ زبان سے جس طرح سنا گیا ہو اسی طرح استعمال کیا جائے، جیسے مقتول، مردہ

فائدہ: فارسی کے اسم مفعول بھی اردو میں اسم مفعول کی جگہ استعمال ہوتے ہیں، جیسے: مردہ، اندوختہ، آزمودہ۔

چند مشہور اسمائے مفعول

مقتول	مظلوم	مجبور	محفوظ	معبود	زہر آلود	خداداد	غم زدہ	دل گرفتہ

اسم حاصل مصدر

وہ اسم مشتق ہے جو مصدر سے بنا ہو اور اس میں مصدری معنی پائے جاتے ہوں، جیسے جھگڑنا سے جھگڑا۔

اسم حاصل مصدر بنانے کے طریقے

1- کبھی علامت مصدر دور کرنے سے حاصل مصدر بن جاتا ہے، جیسے: کھیلنا سے کھیل

2- بعض اوقات مصدر کے آخر سے الف دور کرنے سے حاصل مصدر بن جاتا ہے، جیسے: جلنا سے جلن

3- مصدر کی علامت "نا" دور کر کے درج ذیل علامات لگا دیتے ہیں:

1. "ا"، جیسے: جھگڑنا سے جھگڑا

2. اؤ، جیسے: جھکنا سے جھکاؤ
3. وٹ، جیسے: بنانا سے بناوٹ
4. وا، جیسے: بنانا سے بناوٹ
5. ی، جیسے: ہنسنا سے ہنسی
6. ئی، جیسے: سلانا سے سلائی
7. ائی، جیسے: لکھنا سے لکھائی
8. ت، جیسے: بچنا سے بچت
9. تی، جیسے: بھرنا سے بھرتی

4- کبھی دو امر مل کر بھی حاصل مصدر کا کام دیتے ہیں، جیسے: لوٹنا مارنا سے لوٹ مار۔

کثیر الاستعمال حاصل مصدر

مصدر	حاصل مصدر	مصدر	حاصل مصدر	مصدر	حاصل مصدر
اٹھانا	اٹھان	بکنا	بکواس	بہنا	بہاؤ
ابالنا	ابال	بوجھنا	بجھارت	بجھانا	بجھائی
اتارنا	اتار	بگڑنا	بگاڑ	بھاگنا	بھاگ دوڑ
اٹکنا	اٹکاؤ	بہلانا	بہلاوا	پڑھنا	پڑھائی
اڑنا	اڑان	بچھانا	بچھائی	پھبنا	پھبتی
ابھرنا	ابھار	برتنا	برتاؤ	پھٹکارنا	پھٹکار
اکسانا	اکساہٹ	بڑھنا	بڑھوتری	پہنانا	پہناوا
اترنا	اترن	بڑبڑانا	بڑبڑاہٹ	پیسنا	پسائی
الجھنا	الجھن	بولنا	بول، بولی	پھیلانا	پھیلاؤ

الجھانا	الجھاؤ	بھڑکنا	بھڑک	پہچاننا	پہچان
بتانا	بات	بلبلانا	بلبلاہٹ	پوجنا	پوجا
بانٹنا	بانٹ، بٹائی	بلانا	بلاوا	پہنچنا	پہنچ
بچنا، بچانا	بچاؤ	بننا	بناؤ	پکڑنا	پکڑ
بیٹھنا	بیٹھک	بنانا	بناوٹ	پینا	پیاس
پکارنا	پکار	جھکنا	جھکاؤ	ڈھالنا	ڈھلائی
تاکنا	تاک	جھپٹنا	جھپٹ	ڈھونڈنا	ڈھنڈیا
تھکنا	تھکن	جھگڑنا	جھگڑا	رکنا	رکاؤ
تھکنا	تھکاوٹ	جھنجھلانا	جھنجھلاہٹ	رکنا	رکاوٹ
تننا	تناؤ	جھلکنا	جھلک	رٹنا	رٹ
تڑپنا	تڑپ	چمکنا	چمک	رکھنا	رکھ، رکھاؤ
تلملانا	تلملاہٹ	چلنا	چال، چلن	ریجھنا	ریجھ
توڑنا	توڑ	چھاپنا	چھپائی	سجنا، سجانا	سجاوٹ
تیرنا	تیراکی	چاہنا	چاہ، چاہت	سلجھنا	سلجھاؤ
تولنا	تول	چہکنا	چہک	سمجھنا	سمجھ
ٹالنا	ٹال مٹول	چھڑکنا	چھڑکاؤ	سوچنا	سوچ
ٹکرانا	ٹکّر، ٹکراؤ	چڑھنا	چڑھائی	سینا	سلائی
ٹھکرانا	ٹھوکر	چھیڑنا	چھیڑ، چھیڑ چھاڑ	سمانا	سمائی
ٹوکنا	ٹوک	چھیلنا	چھلکا	شرمانا	شرم
ٹھگنا	ٹھگ	خریدنا	خرید	کھینچنا	کھچاؤ
ٹھہرنا	ٹھہراؤ	دبانا	دباؤ	کہنا	کہاوت

جانچنا	جانچ	دکھانا	دکھاوا	کلبلانا	کلبلاہٹ
جیتنا	جیت	دوڑنا	دوڑ	کاٹنا	کاٹ
جوڑنا	جوڑ	دھاڑنا	دھاڑ	کسمسانا	کسمساہٹ
جلنا	جلن، جلاپا	دینا	دین	کملانا	کملاہٹ
جھانکنا	جھانک	دھکیلنا	دھکا	کوندنا	کوندا
جھجکنا	جھجک	ڈانٹنا	ڈانٹ	کھیلنا	کھیل
کھجلانا	کھجلی	گرجنا	گرج	لگنا	لگاؤ
کھڑکھڑانا	کھڑکھڑ	گونجنا	گونج	مارنا	مار
کھپنا	کھپت	گھٹنا	گھاٹا	مسکرانا	مسکراہٹ
کھانسنا	کھانسی	گھسیٹنا	گھسیٹ	ملانا	ملاوٹ
کھدنا	کھدائی	لپیٹنا	لپیٹ	مانگنا	مانگ
کھینچنا	کھینچا تانی	للچانا	لالچ	موڑنا	موڑ
گدگدانا	گدگدی	لٹکنا	لٹک	ملنا	ملاپ
گرمانا	گرماہٹ	لگانا	لگاوٹ	لگنا	لگاؤ
ملنا	میل جول	گھلنا	گھلاوٹ	لجانا	لاج
ناپنا	ناپ	گھومنا	گھماؤ	لچکنا	لچک
ناچنا	ناچ	گرنا	گراوٹ	لہلہانا	لہلہاہٹ
ہارنا	ہار	گذرنا	گذر	لوٹنا	لوٹ
ہنسنا	ہنسی	گزارنا	گزارہ	لڑنا	لڑائی
ہچکچانا	ہچکچاہٹ	گھبرانا	گھبراہٹ	لکھنا	لکھائی

اسم حال

وہ اسم مشتق ہے جو فاعل یا مفعول کی حالت کو ظاہر کر دے، جیسے: ہنستا ہوا

اسم حال بنانے کے طریقے

پہلا طریقہ: علامت مصدر "نا" گرا کر "تا ہوا، تے ہوئے، تی ہوئی، تی ہوئیں" لگا دیتے ہیں، جیسے: اٹھتا ہوا

دوسرا طریقہ: علامت مصدر "نا" گرا کر "تا، تے، تی" لگا دیتے ہیں، جیسے: اٹھتا

تیسرا طریقہ: ماضی تمنائی کا دوبار لانا بھی حال کا معنی دیتا ہے، جبکہ "ہو گا" ساتھ نہ لگایا جائے، جیسے: اٹھتا اٹھتا

گردانیں حسبِ ذیل ہیں:

پہلے طریقے پر گردان	دوسرے طریقے پر گردان	تیسرے طریقے پر گردان
اٹھتا ہوا	اٹھتا	اٹھتا اٹھتا
اٹھتے ہوئے	اٹھتے	اٹھتے اٹھتے
اٹھتی ہوئی	اٹھتی	اٹھتی اٹھتی
اٹھتی ہوئیں	اٹھتیں	اٹھتیں اٹھتیں

اسم معاوضہ

وہ اسم مشتق ہے جو کسی خدمت یا محنت کا بدلہ ہو، جیسے: دھلائی، اٹھائی

اسم معاوضہ بنانے کا طریقہ

اسم معاوضہ بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ متعدی المتعدی مصدر کی علامت "نا" گرا کر "ائی" بڑھا دیا جائے، جیسے: پسوانا سے پسوائی، سلانا سے سلائی۔

بابِ ثالث

(نحو)

لفظ کی تعریف: انسان کے منہ سے جو آواز نکلتی ہے اسے لفظ کہتے ہیں، جیسے کتاب

لفظ کی تقسیم

لفظ کی دو قسمیں ہیں:(1)لفظ موضوع(2)لفظ مہمل

لفظ موضوع: بامعنیٰ لفظ کو کہتے ہیں، یعنی جس لفظ کا کوئی مطلب سمجھ میں آئے، جیسے: چائے، روٹی

لفظ مہمل: بے معنی لفظ کو کہتے ہیں، یعنی جس لفظ کا کوئی مطلب سمجھ میں نہ آئے، جیسے: وائے، ووٹی

فائدہ: روٹی کے ساتھ ووٹی کا لفظ بول دیتے ہیں روٹی ووٹی اور چائے کے ساتھ وائے کا لفظ بول دیتے ہیں، چائے وائے۔اب چائے لفظِ موضوع ہے اور روٹی بھی، لیکن ووٹی لفظ مہمل ہے اور وائے بھی۔

لفظ موضوع کی تقسیم

لفظ موضوع کی دو قسمیں ہیں:(1)مفرد(2)مرکب

مفرد: وہ اکیلا لفظ جو ایک معنی بتائے، جیسے: پنسل

مرکب: وہ لفظ جو دو یا زیادہ کلمات سے مل کر بنے، جیسے: خالد کا قلم، میں طالب علم ہوں۔

فائدہ: مرکب کو کلام بھی کہتے ہیں۔

فصل اول مفردات کا بیان

کلمہ کی تقسیم

کلمہ کی تین قسمیں ہیں:(1)اسم(2)فعل(3)حرف

فائدہ: ان میں سے ہر ایک کی تعریف گزر چکی ہے۔

اسماء

اسم کی پہلی تقسیم

شمار اور گنتی کے لحاظ سے اسم کی دو قسمیں ہیں:(1)واحد (2)جمع

واحد: وہ اسم ہے جو ایک فرد پر دلالت کرے، جیسے: آدمی

جمع: وہ اسم ہے جو ایک سے زیادہ چیزوں کے لئے استعمال کیا جائے، جیسے: لڑکے، مرغیاں

واحد سے جمع بنانے کے قاعدے

اردو میں مذکر اور مؤنث اسموں کی جمع بنانے کے الگ الگ قاعدے ہیں جو ترتیب سے ذکر کئے جاتے ہیں:

مذکر اسموں کی جمع

1. اگر مذکر اسم کے آخر میں "ا" یا "ہ" ہو تو جمع بنانے کے لئے اسے "ے" یا "وں" سے بدل لیتے ہیں، جیسے لڑکا سے لڑکے، لڑکوں، تختہ سے تختے، تختوں۔
2. اگر مذکر اسم کے آخر میں "اں" ہو تو اسے گرا کر "ئیں" یا "ؤں" لگا لیتے ہیں، جیسے: کنواں سے کنوئیں، کنوؤں۔
3. جب اسم کے آخر میں مندرجہ بالا حروف میں سے کوئی حرف نہ ہو تو اس کی جمع میں بھی واحد کی صورت قائم رہے گی لیکن اس کی پہچان فعل کے واحد اور جمع ہونے سے ہو گی، جیسے: درخت اکھڑ گیا سے درخت اکھڑ گئے۔

مؤنث اسموں کی جمع

1. اگر مؤنث اسم کے آخر میں "یائے معروف(ی)" ہو تو جمع بنانے کے لئے "اں" یا "وں" بڑھاتے ہیں، جیسے: لڑکی سے لڑکیاں، لڑکیوں
2. اگر مؤنث اسم کے آخر میں "واو" یا "ا" ہو تو جمع بناتے وقت "ئیں" زیادہ کر دیتے ہیں، جیسے: دوا سے دوائیں، خوشبو سے خوشبوئیں۔

3. اگر مؤنث اسم کے آخر میں "یا" ہو تو صرف "ں" بڑھا دیتے ہیں، جیسے: گڑیا سے گڑیاں۔
4. جب مؤنث اسم کے آخر میں مندرجہ بالا حروف میں سے کوئی حرف بھی نہ ہو تو پھر "یں" یا "وں" لگا کر جمع بنا لیتے ہیں، جیسے: خبر سے خبریں، خبروں، عورت سے عورتیں، عورتوں۔
5. اگر مؤنث اسم کے آخر میں "ن" ہو تو جمع بناتے وقت "یں" بڑھا دیتے ہیں، جیسے: بنگالن سے بنگالنیں۔

چند بنیادی اصول

1- مندرجہ ذیل الفاظ ہمیشہ بطور واحد استعمال ہوتے ہیں:
چاندی، سونا، لوہا، تانبا، پیتل، قلعی، جست، جوار، باجرہ، مکئی، سرسوں، تربوز، پیاز۔
2- مندرجہ ذیل واحد الفاظ ہمیشہ بطور جمع بولے جاتے ہیں:
مٹر، گیہوں، جو، تل، مزاج، دام، بھاگ، نصیب، لچھن، کرتوت، درشن، اوسان، ہوش، دستخط۔
3- مندرجہ ذیل الفاظ جمع بطور واحد بولے جاتے ہیں، یعنی ان کے آخر میں فعل واحد آتا ہے:
خیرات، رعایا، آفاق، اسامی، ظلمات، کرامات، مواد، القاب، بقایا، کائنات، خرافات، اصول، اراضی، اخلاق، اخبار، واردات، تحقیقات، اسباب، اوقات، حوالات، اولاد، اشراف، افواہ۔

اسم کی دوسری تقسیم

جنس کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں:
(1) مذکر (2) مؤنث
مذکر: وہ اسم جو نر کے لئے بولا جائے، جیسے: لڑکا، بکرا۔
مؤنث: وہ اسم ہے جو مادہ کے لئے بولا جائے، جیسے: لڑکی، بکری۔
پھر ان میں سے ہر ایک کی دو دو قسمیں:
(1) حقیقی مذکر (2) غیر حقیقی مذکر

(1) حقیقی مؤنث (2) غیر حقیقی مؤنث

حقیقی مذکر

وہ ہے جس کے مقابلے میں جاندار مؤنث موجود ہو، جیسے: مرد کہ اس کے مقابلے میں عورت ہے۔

غیر حقیقی مذکر

وہ ہے جس کے مقابلے میں جاندار مؤنث نہ ہو، جیسے: کاغذ کہ اس کے مقابلے میں جاندار مؤنث نہیں ہے۔

حقیقی مؤنث

وہ ہے جس کے مقابلے میں جاندار مذکر موجود ہو، جیسے: عورت کہ اس کے مقابلے میں مرد ہے۔

غیر حقیقی مؤنث

وہ ہے جس کے مقابلے میں جاندار مذکر نہ ہو، جیسے: کتاب کہ اس کے مقابلے میں جاندار مذکر نہیں ہے۔

انسانی تذکیر و تانیث سے متعلق قاعدے

قاعدہ نمبر 1: بعض مذکر و مؤنث ایسے ہیں جن کے لئے الگ سے الفاظ موجود ہیں جو کہ حسبِ ذیل ہیں:

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
باپ	ماں	خاوند	بیوی	بھائی	بہن
ابّا، ابُّو	امّاں، امّی	میاں	بیوی	بھائی	بھابھی
صاحب	بیگم	میاں	بی بی	داماد	بہو
شوہر	بیوی، جورو	سسر	ساس	خواجہ	خاتون

دوست	سہیلی	خسر	خوش دامن	نواب	بیگم
غلام	لونڈی	مرد	عورت	بہنوئی	آپا
غلام	کنیز	گبھرو	منیار	بادشاہ	ملکہ

قاعدہ نمبر2: اگر مذکر کے آخر میں "ا" یا "ہ" ہو تو مؤنث بناتے وقت اسے یائے معروف (ی) سے بدل دیتے ہیں، اور بعض اوقات صرف (ی) بڑھا دیتے ہیں:

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
لڑکا	لڑکی	بھانجا	بھانجی	پگلا	پگلی
بیٹا	بیٹی	نواسا	نواسی	بندہ	بندی
بھتیجا	بھتیجی	لنگڑا	لنگڑی	شہزادہ	شہزادی
پوتا	پوتی	بھٹیارا	بھٹیاری	سالا	سالی
چچا	چچی	کانا	کانی	نواسہ	نواسی
دادا	دادی	جولاہا	جولاہی	گنجا	گنجی
نانا	نانی	اندھا	اندھی	بیچارا	بیچاری
پھوپھا	پھوپھی	بچہ	بچی	بوڑھا	بوڑھی
ہمسایہ	ہمسائی	دکھیارا	دکھیاری	بڈھا	بڑھیا
پٹھان	پٹھانی	کمہار	کمہاری	چمار	چماری
برہمن	برہمنی	ترکھان	ترکھانی	لوہار	لوہاری

فائدہ: بعض اسموں کے آخر میں یائے معروف ہوتی ہے لیکن وہ مذکر ہوتے ہیں، جیسے پیشہ وروں کے نام: دھوبی، موچی درزی وغیرہ۔

قاعدہ نمبر3: مذکر کے آخر میں "ا" یا "ی" ہو تو "نون سے بدل دیتے ہیں، بعض اوقات صرف "ن" بڑھاتے ہیں:

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
کنجڑا	کنجڑن	بینا	بینائن	سقا، سقّہ	سقّن
گویا	گائن	سُنار	سُنارن	حلوائی	حلوائن
کسیرا	کسیرن	نیاریا	نیارن	فرنگی	فرنگن
دولہا	دلہن	چودھری	چودھرائن	بنگالی	بنگالن
دھوبی	دھوبن	مولوی	مولون	بھنگی	بھنگن
جوگی	جوگن	حاجی	حجن	بڑھئی	بڑھائن
پارسی	پارسن	نائی	نائن	پڑوسی	پڑوسن
درزی	درزن	یہودی	یہودن	گوالا	گوالن
مالی	مالن	رنگریز	رنگریزن	ٹھٹھیرا	ٹھٹھیری
بھکاری	بھکارن	بنجارہ	بنجارن	سمدھی	سمدھن

قاعدہ نمبر 4: مذکر کے آخری حرف کو حذف کر کے یا حذف کئے بغیر "نی" یا "انی" لگانے لفظ سے مؤنث بن جاتا ہے:

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
استاد	استانی	شیخ	شیخانی	فقیر	فقیرنی
راجہ	رانی	جیٹھ	جیٹھانی	کھتری	کھترانی
مُلّا	مُلّانی	مغل	مغلانی	مہتر	مہترانی
قلعی گر	قلعی گرنی	سیٹھ	سیٹھانی	سید	سیدانی
ڈوم	ڈومنی	ہندو	ہندوانی	نٹ	نٹنی
دیوانہ	دیوانی	ماموں	ممانی	سادھو	سادھنی
درویش	درویشنی	مسلمان	مسلمانی	نوکر	نوکرانی
جمعدار	جمعدارنی	پنڈت	پنڈتانی	دیور	دیورانی

فائدہ: بعض مذکر اسم مؤنث اسموں سے بنائے جاتے ہیں، جیسے: بہن سے بہنوئی، خالہ سے خالو، پھوپھی سے پھوپھا، نند سے نندوئی۔

فائدہ: یہ اسماء صرف مونث آتے ہیں: سوکن، سوت، سہاگن، دایہ، انّا، نرس، پری، سہیلی، آپا۔

فائدہ: یہ اسماء صرف مذکر آتے ہیں: نبی، فرشتہ، شہ بالا، ہم زلف، بھانڈ، ہیجڑا، پہلوان۔

فائدہ: یہ اسماء مذکر و مؤنث میں مشترک ہیں: یتیم، مسافر، بچہ، داروغہ، غریب، مہمان، میزبان، کھلاڑی، دوست، فرزند، صدر، وزیر، ممبر، رکن، سیکریٹری، پروفیسر، پرنسپل۔

حیوانات کی تذکیر و تانیث سے متعلق قاعدے

1. بعض مذکر و مؤنث ایسے ہیں جن کے لئے الگ سے الفاظ موجود ہیں جو کہ حسبِ ذیل ہیں:

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
بیل	گائے	مینڈھا	بھیڑ	اونٹ	اونٹنی

2. اگر مذکر اسم کے آخر میں "ا" ہو تو اسے "ی" اور "یا" سے بدل کر مؤنث بنالیتے ہیں، کبھی کبھی "یا" بڑھاتے ہیں:

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
گھوڑا	گھوڑی	بکرا	بکری	بِلّا	بِلّی
مرغا	مرغی	کٹڑا	کٹڑی	مکڑا	مکڑی
بچھڑا	بچھیا	کتا	کتیا	چڑا	چڑیا
چوہا	چوہیا	بندر	بندریا	گدھا	گدھیا

3. بعض اوقات مذکر کے آخر میں "ی" "ن" "نی" "انی" بڑھا کر مؤنث بنائی جاتی ہے:

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
ہرن	ہرنی	کبوتر	کبوتری	تیتر	تیتری
اونٹ	اونٹنی	مور	مورنی	سور	سورنی
شیر	شیرنی	ہاتھی	ہتھنی	ٹٹو	ٹٹوانی

ناگ	ناگن	سانپ	سپنی	مینڈک	مینڈکی

4. یہ اسماء صرف مؤنث آتے ہیں: گلہری، چھپکلی، مینا، چیل، فاختہ، قمری، چھچھوندر، مکھی، بھڑ، کوئل، مچھلی، مرغابی، چمگادڑ، تتلی، جوں، چڑیل، ڈائن، کونج۔

5. یہ اسماء صرف مذکر آتے ہیں: مچھر، ممولا، کوا، کھٹمل، خرگوش، ہدہد، گدھ، الو، ایژدہا، بگلا، باز، گرگٹ، کچھوا، نیولا، بچھو، طوطی، چیتا، شاہین، عقاب، جگنو، گینڈا، پپیہا، سرخاب، جھینگر، جن، مگرمچھ۔

6. یہ اسماء مذکر اور مؤنث دونوں طرح استعمال ہوتے ہیں: بلبل، پلّا، جانور، چوزہ، پرندہ۔

بے جان اسماء کی تذکیر و تانیث سے متعلق قاعدے

بے جان اسماء کی تذکیر و تانیث کے چند بنیادی اصول درج کئے جاتے ہیں:

1. بعض اسماء جسامت میں بڑا ہونے کی وجہ سے مذکر استعمال ہوتے ہیں لیکن جب ان کے آخر میں "ی" لگادی جائے تو اسم مصغر بنالیا جائے تو مؤنث بن جاتے ہیں، جیسے: تھیلا، ٹوکرا، صندوقچہ تختہ، ہتھوڑا، پیالہ مذکر ہیں اور تھیلی، ٹوکری، صندوقچی، تختی، ہتھوڑی، پیالی مؤنث ہیں۔
2. جن اسموں کے آخر میں "ی" ہو وہ عام طور پر مؤنث ہوتے ہیں، جیسے ٹوپی، مولی۔
3. جن اسمائے مصغر کے آخر میں "یا" ہو وہ مؤنث بولے جاتے ہیں، جیسے: پڑیا، ڈبیا۔
4. ایسے سہ حرفی الفاظ جن کے آخر میں "ا" ہو مؤنث بولے جاتے ہیں، جیسے: ادا، وفا، جفا۔
5. جن الفاظ کے آخر میں "ہ" یا "ھ" ہو عموماً مؤنث آتے ہیں، جیسے: راہ، نگاہ، سمجھ، ساکھ۔
6. تمام زبانوں کے نام مونث آتے ہیں، جیسے: اردو، عربی۔
7. تمام نمازوں کے نام مؤنث ہوتے ہیں، جیسے: فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء، جمعہ، تہجد، عید۔
8. تمام آوازیں مؤنث ہوتی ہیں، جیسے: بادل کی گرج، کوئل کی کوکو، مکھیوں کی بھنبھناہٹ، ہوا کی سرسراہٹ۔

9. جن اسموں کے آخر میں "ائی" ہو وہ عموماً مؤنث ہوتے ہیں، جیسے: اچھائی، برائی۔

10. تمام براعظموں، ملکوں، اور شہروں کے نام مذکر ہیں، جیسے، ایشیا، موز مبیق، کراچی،

11. تمام پہاڑوں، سمندروں، اور دریاؤں کے نام مذکر ہیں، جیسے: کوہِ ہمالیہ، بحر ہند، دریائے زامبیزی۔

12. تمام مہینوں اور دنوں کے نام سوائے جمعرات کے مذکر ہیں، جیسے: محرم صفر، ہفتہ اتوار۔

13. تمام دھاتوں کے نام مذکر ہیں، جیسے: سونا، تانبا

14. یہ اسماء مذکر ہیں: قلم، اخبار، تار، ہوش، مزاج، عیش، قبض، دہی، درد، پرہیز، مرہم، بھاگ، مرض، ماضی، رتھ، پیاز، گوند، چرچا، کھوج، گھاٹ، الخبیر، میل، خلعت، بوریا، کلام، ایثار، انتظار، غار، سر، لالچ، کھیل۔

15. یہ اسماء مؤنث ہیں: سائیکل، گیند، ناک، چھت، معراج، تپ، ڈکار، راہ، پتنگ، آواز، کیچڑ، گھاس، جامن، شراب، جھاڑو، بکواس، دوا، بسم اللہ، سرسوں، دسترس، وعظ، بارود، ترازو، محراب، میز، جنگ۔

16. یہ الفاظ مذکر و مؤنث دونوں طرح استعمال ہوتے ہیں: آغوش، نقاب، سانس، غور، طرز، فاتحہ، نشاط، متاع، مالا، املا، موٹر، آب و گل، نشو و نما، گزند۔

ذو معنی الفاظ

وہ الفاظ جن کے دو مختلف معنی ہوں انہیں "ذو معنٰی الفاظ کہا جاتا ہے، اردو میں متعدد ایسے ذو معنٰی الفاظ استعمال ہوتے ہیں جو ایک معنی میں مذکر ہیں اور دوسرے معنی میں مؤنث۔

ذیل کے نقشے میں ان کی تذکیر و تانیث واضح کی جاتی ہے:

الفاظ	مذکر معنی	مؤنث معنی	الفاظ	مذکر معنی	مؤنث معنی
لگن	برتن	محبت	مغرب	یورپ سمت	نماز شام
تکرار	بار بار	جھگڑا	ہار	پھولوں کا ہار	شکست

آب	پانی	چمک	بیت	گھر	شعر
اردو	لشکر	زبان	چین	ملک کا نام	شِکن
مار	سانپ	سزا	کف	جھاگ	ہتھیلی
نوا	ساماں	آواز	مہر	سورج	محبت
بار	پھل، بوجھ	دفعہ	بوستاں	باغ	کتاب کا نام
میان	درمیان	کمر	صَرف	خرچ	گرائمر کا حصہ
چاہ	کنواں	محبت	مور	پرندہ	چیونٹی
کان	عضو جسم	معدن	دوپہر	مقدار وقت	بارہ بجے دن
عرض	چوڑائی	التماس	لب	ہونٹ	مونچھ
فکر	تخیل	پریشانی	گزر	گزرنا	گزارہ
شام	ملک کا نام	عصر کا وقت	کل	آنے والا دن	پرزہ
ضمیر	دل	اسم ضمیر	مدّ	دریا کا چڑھاؤ	حساب کا صیغہ

اسم کی تیسری تقسیم

معین اور غیر معین ہونے کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں:(1)معرفہ (2)نکرہ

معرفہ: وہ اسم جو خاص شخص یا خاص چیز کے لئے بولا جائے، جیسے: مسجد نبوی، کراچی۔

نکرہ: وہ اسم ہے جو کسی عام چیز کا نام ہو، جیسے: شہر کا لڑکا، بھینس۔

اسم معرفہ کی اقسام

اسم معرفہ کی چار اقسام ہیں:

(1)اسم علم (2)اسم ضمیر (3)اسم اشارہ (4)اسم موصول

اسم علم

وہ اسم ہے جو کسی شخص کی پہچان کے لئے علامت کا کام دے، جیسے: زاہد

اسم علم کی اقسام

اسم علم کی پانچ قسمیں ہیں:

(1)عرف (2)خطاب (3)لقب (4)کنیت (5) تخلص

عرف

وہ نام ہے جو پیار یا حقارت کی وجہ سے مشہور ہو جائے، جیسے: عبد اللہ سے عبدل، وقار سے وکی۔

خطاب

وہ اعزازی نام ہے جو حکومت کی طرف سے کسی شخص کو اس کی علمی یا قومی خدمات کے صلے میں دیا جائے، جیسے: شمس العلماء، ستارۂ جرات۔

لقب

وہ نام ہے جو کسی خاص وصف کی وجہ سے لوگوں میں مشہور ہو گیا ہو، جیسے موسیٰ علیہ السلام کا لقب اللہ سے کلام کرنے کی وجہ سے "کلیم اللہ" ہے۔

کنیت

وہ نام ہے جو ماں باپ یا بیٹے بیٹی کے تعلق یا کسی اور مناسبت سے پکارا جائے، جیسے: ابو دجانہ، ام کلثوم، ابوتراب، ابوہریرہ۔

تخلص

وہ مختصر نام ہے جو شاعر اپنے اشعار میں اصلی نام کے بجائے استعمال کرتے ہیں، جیسے: میر تقی میرؔ

اسم ضمیر

وہ کلمہ ہے جو کسی اسم کی جگہ استعمال ہو، جیسے: وہ، اس۔

مثال: صفدر نیک لڑکا ہے وہ جماعت میں خاموشی سے سبق یاد کرتا ہے۔

فائدہ: اس عبارت میں "وہ" اسم ضمیر ہے جو صفدر کی جگہ استعمال ہوئی ہے، جس اسم کی جگہ ضمیر استعمال ہو اسے مرجع کہتے ہیں، مذکورہ مثال میں صفدر مرجع ہے۔

اسم ضمیر کی اقسام

(1) ضمیر فاعل یا مبتدا (2) ضمیر مفعول (3) ضمیر اضافت

ضمیر فاعل یا مبتدا

جب ضمیر کسی جملے میں فاعل یا مبتدا کی جگہ ہو تو اسے "ضمیر فاعل یا مبتدا" کہتے ہیں اور یہ ضمیریں حسبِ ذیل ہیں:

	غائب		حاضر		متکلم	
	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
برائے فعل لازمی	وہ	وہ	تو / آپ	تم / آپ	میں	ہم
برائے فعل متعدی	اس نے	انہوں نے	تونے / آپ نے	تم نے / آپ نے	میں نے	ہم نے

ضمیر مفعول

جب ضمیر کسی جملے میں مفعول کی جگہ ہو تو اسے "ضمیر مفعولی" کہتے ہیں اور یہ ضمیریں حسبِ ذیل ہیں:

غائب		حاضر		متکلم	
واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
اُس کو	اُن کو	تجھ کو / آپ کو	تم کو / آپ کو	مجھ کو	ہم کو
اُسے	اُنہیں	تجھے / آپ کو	تمہیں / آپ کو	مجھے	ہمیں

ضمیر اضافت

جب ضمیر کسی جملے میں مضاف الیہ کی جگہ ہو تو اسے "ضمیر اضافت" کہتے ہیں اور یہ ضمیریں حسبِ ذیل ہیں:

غائب		حاضر		متکلم	
واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
اُس کا	اُن کا	تیرا / آپ کا	تمہارا / آپ کا	میرا	ہمارا
اُس کے	اُن کے	تیرے / آپ کے	تمہارے / آپ کا	میرے	ہمارے
اُس کی (مؤنث)	ان کی (مؤنث)	تیری / آپ کی (مؤنث)	تمہاری / آپ کی (مؤنث)	میری (مؤنث)	ہماری (مؤنث)

اسم اشارہ

وہ اسم ہے جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کرتے ہیں، جیسے: یہ، وہ

مثال: یہ لڑکا کون ہے؟

فائدہ: جس اسم کی طرف اشارہ کیا جائے اسے "مشار الیہ کہتے ہیں، جیسے: "یہ" اسم اشارہ ہے اور لڑکا "مشار الیہ" ہے۔

اسم اشارہ کی اقسام

اسم اشارہ کی دو اقسام ہیں: (1) اسم اشارہ قریب (2) اسم اشارہ بعید

اسم اشارہ قریب

وہ ہے جو قریب کے لئے ہو، جیسے: یہ اور اس کی تین اقسام ہیں جو کہ حسبِ ذیل ہیں:

اسم اشارہ قریب	برائے واحد	برائے جمع
برائے فاعل و مبتدا	یہ	یہ
برائے مفعول	اِس کو	اِن کو
برائے اضافت	اِس کا	اِن کا

اسم اشارہ بعید

وہ ہے جو بعید کے لئے ہو، جیسے: وہ اور اس کی تین اقسام ہیں جو کہ حسبِ ذیل ہیں:

اسم اشارہ بعید	برائے واحد	برائے جمع
برائے فاعل و مبتدا	وہ	وہ
برائے مفعول	اُس کو	اُن کو
برائے اضافت	اُس کا	اُن کا

فائدہ: تاکید یا تخصیص کے لئے اسم اشارہ کے بعد "ہی" لگا دیتے ہیں اور "یہ ہی" کو "یہی" اور "وہ ہی" کو "وہی" لکھتے ہیں۔

اسم موصول

وہ ناتمام اسم ہے جس کا مطلب پورے جملے کے بغیر سمجھ میں نہیں آسکتا، جیسے: جس کا، جو

مثال: جس کا کام اسی کو ساجھے۔

فائدہ: اس جملے میں "جس کا" اسم موصول ہے جو کہ باقی الفاظ کے بغیر بے کار ہے۔

اسم موصول کی اقسام

اسم موصول کی چار اقسام ہیں جو کہ حسبِ ذیل ہیں:

اسم موصول	برائے واحد	برائے جمع
برائے فاعل	جو، جس نے	جو، جنہوں نے
برائے مفعول	جسے، جس کو	جنہیں، جن کو
برائے اضافت	جس کا، جس کی	جن کا، جن کے، جن کی
برائے ظرف	جس میں	جن میں

اسم نکرہ کی اقسام

اسم نکرہ کی نو اقسام ہیں:

(1)اسم ذات (2)اسم استفہام (3)اسم صفت (4)اسم مصدر (5)اسم حاصل مصدر (6)اسم فاعل (7)اسم مفعول (8)اسم حال (9)اسم معاوضہ

اسم ذات

وہ اسم ہے جو ذاتی حقیقت ہو اور دوسروں سے الگ کر دے اور صفت نہ ہو، جیسے: انسان، گائے، بلی۔

اسم ذات کی اقسام

اسم ذات کی پانچ قسمیں ہیں:

(1)اسم مصغر (2)اسم مکبر (3)اسم ظرف (4)اسم آلہ (5)اسم صوت

اسم مصغر

وہ اسم ہے جو کسی اسم کی چھوٹائی کو ظاہر کرے، جیسے: ڈبیا، صندوقچی۔

اسم مصغر بنانے کے قاعدے

1. اسم کے آخری حرف کو گرا کر "ی" لگا دیتے ہیں، جیسے: ٹوکرا سے ٹوکری، رسہ سے رسی
2. بعض اوقات اسم میں کچھ تبدیلی کر کے آخر میں "یا" بڑھا دیتے ہیں، جیسے بھائی سے بھیا، کتا سے کتیا۔
3. لفظ کے شروع میں مذکر مؤنث کے مطابق "چھوٹا، چھوٹی" لگا دیتے ہیں، جیسے: بیٹا سے چھوٹا بیٹا، لڑکی سے چھوٹی لڑکی
4. اسم کے آخر میں درج ذیل علامات لگا کر اسم مصغر بنالیا جاتا ہے:

"ی" جیسے: تھال سے تھالی

"ڑا" جیسے: دکھ سے دکھڑا

"ڑی" جیسے: پلنگ سے پلنگڑی

"چی" جیسے: صندوق سے صندوقچی

چند مشہور اسمائے مصغر

لفظ	تصغیر	لفظ	تصغیر	لفظ	تصغیر
آنکھ	انکھڑی	چوٹی	چٹیا	چمڑا	چمڑی
آم	امبیا	بیٹی	بٹیا	پترا	پتری
انٹی	انٹیا	بچہ	بچونگڑا	بھوت	بھوتنی
آنگن	انگنائی	جورو	جوروا	کونڈا	کونڈی
بنسری	بنسریا	جھونپڑا	جھونپڑی	کمبل	کملی، کملیا
پیٹھ	پٹھیا	جھجر	جھریا	کوٹھا	کوٹھڑی
پُڑا	پڑیا	چادر	چدریا	گھر	گھروندا
پاگل	پگلا	دم	دمچی	لونڈی	لونڈیا

پگڑی	پگیا	ٹانگ	ٹنگڑی	کھاٹ	کھٹیا
کمر	کمریا	ڈبہ	ڈبیا	مشک	مشکیزہ
روپیہ	روپلی	ڈھول	ڈھولک	مرد	مردوا
پنکھا	پنکھیا	سانپ	سنپولیا	ناند	نندولا
پوٹ	پوٹلی	ساجن	سجنیاں	نالہ	نالی
کتاب	کتابچہ	نیند	نندیا	در	دریچہ
پنڈلی	پنڈلیا	صحن	صحنچہ	نگر	نگریا
پنکھ	پنکھڑی	طشت	طشتری	تھال	تھالی
بالا	بالی	بوری	بوریا	ہانڈی	ہنڈیا
بقچہ	بقچی	برج	برجی	طاق	طاقچہ

اسم مکبر

وہ اسم ہے جو کسی اسم کی بڑائی ظاہر کرے، جیسے: بات سے بتنگڑ، پگڑی سے پگڑ

اسم مکبر بنانے کے قاعدے

1. بعض اوقات الفاظ میں کچھ ردوبدل کر کے اسم مکبر بنالیتے ہیں، جیسے بات سے بتنگڑ، گھڑی سے گھڑیال

2. مؤنث اسماء کی علامت تانیث "ی" گرادینے سے اسم مکبر بن جاتا ہے، جیسے: پگڑی سے پگڑ، ٹوپی سے ٹوپ

3. کچھ الفاظ کے شروع میں "مہا" یا "شاہ" لگالیتے ہیں، جیسے: راجہ سے مہاراجہ، رگ سے شاہ رگ

چند مشہور اسمائے مکبر

لفظ	مکبر	لفظ	مکبر	لفظ	مکبر
تیر	شہتیر	درہ	شاہدرہ	توت	شہتوت

مہرہ	خرمہرہ	راہ	شاہراہ	باز	شہباز
ناک	ناکڑا	ہولی	ہولا	مگس	خرمگس
سبھا	مہاسبھا	دیو	مہادیو	ٹولی	ٹولا

اسم ظرف

وہ اسم ہے جس میں جگہ یا وقت کے معنی پائے جائیں، جیسے: مکان، مدرسہ، صبح، شام

اسم ظرف کی اقسام

اسم ظرف کی دو قسمیں ہیں: (1) ظرف مکان (2) ظرف زمان

ظرف مکان اور اس کی قسمیں

وہ اسم ہے جس میں جگہ یا مقام کا ذکر ہو، جیسے: باغ، مکتب

اس کی دو قسمیں ہیں: (1) ظرفِ مکان محدود (2) ظرفِ مکان غیر محدود

ظرفِ مکان محدود

جس میں ظرفی صورت محدود ہو، جیسے: مکان، مدرسہ، محل، صراحی، مکتب، مسجد

ظرفِ مکان غیر محدود

جس میں ظرفی صورت محدود نہ ہو، جیسے: ادھر ادھر، اوپر نیچے، آگے پیچھے

ظرف مکان بنانے کے قاعدے

1. بعض اوقات اسم سے پہلے ڈیرہ، بستی، کوٹ لگانے سے اسم ظرف بنتا ہے، جیسے: کوٹ ادو، کوٹ لکھپت، ڈیرہ غازی خان، بستی پٹھانا۔

2. بعض اسموں کے آخر میں درج ذیل لاحقے لگا کر ظرف مکان بنا لیتے ہیں:

گھاٹ: دھوبی گھاٹ

دانی: سرمہ دانی، صابن دانی، مچھر دانی

گھر: چڑیا گھر، کتاب گھر، بجلی گھر، ناچ گھر

نگر: محمد نگر، سنت نگر

گنج: فاروق گنج، بلال گنج

پور: احمد پور، بہاول پور، نور پور

گڑھ: علی گڑھ، مظفر گڑھ

کوٹ: سیالکوٹ، شور کوٹ

منڈی: سبزی منڈی، غلہ منڈی، میوہ منڈی

زار: گلزار، لالہ زار، سبزہ زار

گاہ: عید گاہ، چراگاہ، گزر گاہ، بندر گاہ

خانہ: غسل کانہ، کتب خانہ، بت خانہ

آباد: شمس آباد، اسلام آباد، الہ آباد

ستان: گلستان، بوستان، نخلستان

دان: عطر دان، آتش دان، قلمدان

کدہ: آتش کدہ، عشرت کدہ

ظرف زمان

وہ اسم ہے جس میں زمانے یا وقت کا ذکر ہو، جیسے: صبح، شام، کل، پرسوں

اس کی دو قسمیں ہیں: (1) ظرفِ زمان محدود (2) ظرفِ زمان غیر محدود

ظرفِ زمان محدود

جس میں زمانہ یا وقت کی کوئی حد مقرر ہو، جیسے: صبح، شام، مہینہ، برس، دن، رات، سیکنڈ

ظرفِ زمان غیر محدود

جس میں زمانہ یا وقت کی کوئی حد مقرر ہو نہ ہو، جیسے: ہمیشہ، سدا، صبح و شام، روز و شب

اسم آلہ

وہ اسم ہے جس میں اوزار یا آلہ کے معنی پائے جائیں یا کسی ایسی چیز کا نام جس کے ذریعے سے کوئی کام کیا جائے، جیسے: خنجر، تلوار

اس کی دو قسمیں ہیں:

(1) اسم آلہ جامد (2) اسم آلہ مشتق

اسم آلہ جامد

جیسے: قلم، چاقو، چھری، چابی، برش، قینچی، کلہاڑا، چھلنی، چھاج، چمٹا۔

اسم آلہ مشتق

جو مصدر وغیرہ سے بنے، جیسے: جھولنا سے جھولا

اسم آلہ مشتق بنانے کے قاعدے

1. مصدر میں کچھ تبدیلی کر کے اسم آلہ بنا لیتے ہیں، جیسے: بیلنا سے بیلن، دھونکنا سے دھونکنی، جھولنا سے جھولا، پھونکنا سے پھنکی، جھاڑنا سے جھاڑو یا جھاڑن، چھاننا سے چھلنی۔

2. کبھی اسم میں کچھ تبدیلی کرتے ہیں، جیسے: ناک سے نکیل، ہاتھ سے ہتھوڑا، دست سے دستہ۔

اسم صوت

وہ اسم ہے جو کسی جاندار یا غیر جاندار اسم کی آواز کو ظاہر کرے، جیسے کائیں کائیں۔

فائدہ: بعض اسمائے اصوات وہ ہوتے ہیں جو کسی چیز کی آواز کو ظاہر نہیں کرتے بلکہ جانوروں کو ہانکنے کے لئے بولے جاتے ہیں، جیسے: دھت دھت، بری بری

مشہور اسمائے اصوات

اسم	صوت	اسم	صوت	اسم	صوت
مرغی	کٹ کٹ	چڑیا	چوں چوں	بلی	میاؤں میاؤں

کوا	کائیں کائیں	مرغا	ککڑوں کوں	کبوتر	غٹر غوں
کوئل	کوکو	کتا	بھوں بھوں	پپیہا	پی کہاں
گھوڑا	ہنہناہٹ	مکھی	بھن بھن	سانپ	پھنکار
ہاتھی	چنگھاڑ	مکھی	بھنبھناہٹ	شیر	دھاڑ
دل کلیجہ	دھک دھک	انجن	چھک چھک	تینہ	چھم چھم
بادل	گرج	بجلی	کڑک	بارش	رم جھم
بادل	گڑگڑاہٹ	توپ	دناون	گولی	سنسناہٹ
ہوا	سائیں سائیں	گھڑی	ٹک ٹک	گھڑیال	ٹن ٹن
چکی، جہاز	گھرر گھرر	صراحی	قل قل	طوطا	ٹیں ٹین
ہنسی	کھی کھی، ہاہاہا	چھینک مارنا	آچھیں	بکری	میں میں
رہٹ	روں روں	بچے کارونا	ریں ریں	چڑیوں کا اڑنا	پھر پھر
بوندیں	ٹپ ٹپ	سکہ	جھنکار	گرنا	دھڑام

اسم استفہام

وہ اسم ہے جو پوچھنے کے موقع پر بولا جائے، جیسے: کون، کس، کیا، کونسا، کیسا، کتنا

فائدہ: جاندار اشیاء کے لئے "کون" "کس" اور غیر جاندار اشیاء کے لئے "کیا" استعمال ہوتا ہے، جیسے: کون ہو؟ کس نے بلایا ہے؟ کیا چیز پڑی ہے؟ جبکہ "کونسا" "کیسا" "کتنا" جاندار اور غیر جاندار سب کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

اسم صفت

وہ اسم ہے جو کسی دوسرے اسم کی تعریف، اچھائی، یا برائی، مقدار یا تعداد کو ظاہر کرے، جیسے: ٹھنڈا، گرم، جھوٹا، سچا۔

اور جس اسم کی تعریف، اچھائی یا برائی، مقدار یا تعداد بیان کی جائے اسے موصوف کہتے ہیں، جیسے: ٹھنڈا پانی میں پانی، جھوٹا لڑکا میں لڑکا، سچا آدمی میں آدمی۔

اسم صفت کی اقسام

اسم صفت کی چار قسمیں ہیں:

(1)صفت مشبہ یا صفت ذاتی (2)صفت مقداری (3)صفت عددی (4)صفت نسبتی

صفت مشبہ یا صفت ذاتی

وہ صفت جو موصوف کی ذات میں مستقل طور پر پائی جائے، جیسے: بہادر آدمی، ہرا گھاس

صفت ذاتی کے درجے

صفت ذاتی کے تین درجے ہیں:

(1)تفضیل نفسی (2)تفضیل بعض (3)تفضیل کل

تفضیل نفسی

وہ درجہ صفت ہے جس میں کسی چیز یا شخص کی ذاتی صفت ہو اور اس میں کسی سے تقابل نہ ہو، جیسے: نیک، لائق

تفضیل بعض

وہ درجہ صفت ہے جس میں ایک چیز کو دوسری چیز پر یا ایک شخص کو دوسرے پر ترجیح دی جائے، جیسے: بہت لائق، زیادہ لائق، مثلاً محمود پڑھائی میں اسلم سے زیادہ بہتر ہے

تفضیل کل

وہ درجہ صفت ہے جس میں کسی چیز کو اس جیسی تمام دوسری چیزوں پر ترجیح دی جائے، جیسے: سب سے زیادہ لائق، سب سے اونچا

صفت مقداری

وہ صفت ہے جس سے چیزوں کی مقدار، جسامت، یاناپ معلوم ہوتی ہے، جیسے: گز بھر، کچھ اناج
اس کی دو قسمیں ہیں:
(1) معین (2) مبہم

معین

وہ ہے جس سے صحیح صحیح مقدار معلوم ہو، جیسے: تولہ بھر، گز بھر

مبہم

وہ ہے جس سے صحیح مقدار معلوم نہ ہو، جیسے: بہت کچھ، تھوڑا سا

صفت عددی

وہ صفت ہے جو اپنے موصوف کی ترتیب یا درجے کو ظاہر کرے، جیسے پانچواں سبق، ساتواں اصول۔

صفت نسبتی

وہ صفت ہے جو کسی شخص یا چیز کا دوسرے شخص یا چیز سے تعلق یا نسبت ظاہر کرے، جیسے: مرادآبادی، ملکی، مدنی
صفت نسبتی بنانے کے قاعدے

1. اسم کے آخر میں "ی" لگادیتے ہیں، جیسے: لاہور سے لاہوری

2. اسم کے آخر میں "والا لگادیتے ہیں، جیسے: لاہور سے لاہور والا

اسمِ عدد کا بیان

وہ اسم ہے جو تعداد کو ظاہر کرے، اور جس کی تعداد ظاہر کی جائے اسے معدود کہتے ہیں، جیسے: ایک لڑکا، دو کبوتر۔ ان مثالوں میں ایک اور دو عدد اور لڑکا اور کبوتر معدود ہیں۔

اسم عدد کی دو قسمیں ہیں:

(1) معین (2) غیر معین

معین

وہ اسم عدد ہے جس سے کسی چیز کی صحیح تعداد معلوم ہو، جیسے: چار گھوڑے، تین لڑکے، یہاں چار اور تین "معین اعداد" ہیں۔

غیر معین

وہ اسم عدد ہے جس میں کسی چیز کی صحیح تعداد معلوم نہ ہو، جیسے: چند بچے، کچھ آدمی، بعض خواتین، مذکورہ مثالوں میں چند، کچھ، بعض "غیر معین اعداد" ہیں۔

فائدہ: غیر معین اعداد یہ ہیں: چند، کئی، زیادہ، بہت، ان گنت، بے شمار، لاتعداد، تھوڑے سے، بہت سے۔ انہیں "الفاظ تنکیر" بھی کہا جاتا ہے۔

عدد معین کی اقسام

عدد معین کی پانچ اقسام ہیں:

(1) اعداد ذاتی (2) اعداد ترتیبی (3) اعداد ضِعفی (4) اعداد کسری (5) اعداد استغراقی

اعداد ذاتی

وہ اعداد جو صرف ترتیب کو ظاہر کریں، جیسے: ایک دو تین چار

اعداد ترتیبی

وہ اعداد جو تعداد کے ساتھ ترتیب کو بھی ظاہر کریں، جیسے: پہلا، دوسرا، تیسرا، چوتھا۔

اعداد ضِعفی

وہ اعداد جن سے کسی چیز کا کئی چند ہونا پایا جائے، جیسے: دُگنا، تگنا، چوگنا، پنج گنا۔

فائدہ: اعداد ذاتی کے آگے "گنا" لگانے "اعداد" ضِعفی بن جاتے ہیں۔

اعداد کسری

وہ اعداد جو اکائی کے حصوں کو ظاہر کرتے ہیں، جیسے: نصف، آدھا، چوتھائی، تین چوتھائی، پون، سوا، ڈیڑھ، چھٹا حصہ

اعداد استغراقی

وہ اعداد جن سے سب کا سب مراد ہو، جیسے: دونوں، تینوں، چاروں، پانچوں۔

افعال

فعل مفرد

وہ فعل ہے جو صرف ایک مصدر سے بنا ہو، جیسے: آنا سے میں آیا، تو آیا
فائدہ: فعل مفرد کو فعل بسیط بھی کہتے ہیں۔

فعل مرکب

وہ فعل ہے جو ایسے مصدر سے بنایا گیا ہو جس کے دو جز ہوں، جیسے: تنگ کرنا سے اس نے تنگ کیا۔

فعل تام

وہ فعل ہے جو صرف فاعل یا فاعل اور مفعول دونوں کے ساتھ مل کر بات پوری کر دے، جیسے: زید آیا، زید نے کتاب پڑھی۔

فعل ناقص

وہ فعل ہے کہ جب تک کوئی اور اسم یا صفت اس کے ساتھ نہ ملے وہ بات کو مکمل نہیں کرتا، جیسے: انور کمزور ہے۔
فائدہ: فعل ناقص کے فاعل کو "اسم" اور دوسرے اسم کو خبر کہتے ہیں۔
فائدہ: فعل ناقص کے دوسرے افعال کی طرح ہمیشہ آخر میں ہوتا ہے جبکہ فعل ناقص کے ساتھ والے اسم کو خبر جبکہ دور والے کو اسم کہتے ہیں۔
فائدہ: افعال ناقصہ یہ ہیں: ہے، ہو، ہیں، ہوں، تھا، تھے، تھی، تھیں۔

فعل معطوف

وہ فعل ہے جو دو فعلوں سے مل کر بنے، پہلا معطوف علیہ اور دوسرا معطوف کہلاتا ہے، اور ان دونوں فعلوں کے درمیان "کر" یا" کے "لگا ہوتا ہے، جیسے: بچہ تھک ہار کر سو گیا۔

مذکورہ مثال میں "تھک "معطوف علیہ، "کر" حرفِ عطف اور "سو گیا"معطوف۔

فائدہ: فعل معطوف میں عموماً پہلا فعل ہو چکنے کے بعد دوسرا فعل ہوتا ہے۔

حروف

حروف کا فائدہ

حروف اسماء و افعال کو جوڑنے کا کام دیتے ہیں، واضح رہے کہ حرف اگر اکیلا ہو تو کوئی معنی نہیں دیتا۔

حروف کی اقسام

حروف کی چار قسمیں ہیں:

(1)حروف ربط (2)حروف عطف (3)حروف تخصیص (4)حروف تاثر (5)مختلف حروف

حروف ربط

وہ حروف جو اسم کو فعل سے یا دو یا اس سے زیادہ اسموں کو آپس میں جوڑ دیتے ہیں ان کی چار قسمیں ہیں:

(1)حروفِ اضافت (2)حرفِ فاعلیت (3)حرفِ مفعولیت (4)حروف جار

حروفِ اضافت

وہ حروف ہیں جو دو اسموں کے تعلق کو باہمی جوڑتے ہیں، جیسے: شاہد کا بھائی، سعید کی کتاب

ان مثالوں میں "کا، کی" حروف اضافت ہیں۔

فائدہ: حروفِ اضافت یہ ہیں: کا، کے، کی، را، رے، ری، نا، نے، نی۔

حرفِ فاعلیت

وہ حرف ہے جو فعل متعدی اور فاعل کو جوڑنے کا کام دیتا ہے اور وہ "نے" ہے، جیسے: زید نے اکرم کو مارا۔

حرفِ مفعولیت

وہ حرف ہے جو فعل متعدی کے فاعل اور مفعول کو جوڑنے کا کام دیتا ہے، اور وہ "کو" ہے، جیسے زید نے خالد کو بھیجا۔

حروف جار

وہ حروف ہیں جو اسم کو فعل کے ساتھ یا اسم کو اسم کے ساتھ جوڑتے ہیں، جیسے: میں نے صبح سے شام تک کام کیا۔

مذکورہ مثال میں "سے، تک" حروف جار ہیں۔

فائدہ: حروف جار یہ ہیں: میں، سے، تک، تلک، پر، لئے، واسطے، اندر، باہر، آگے، پیچھے، اوپر، نیچے، درمیان، پاس، ساتھ، بیچ، سامنے۔

حروف عطف

وہ حروف جو دو لفظوں یا جملوں کو آپس میں جوڑ دیتے ہیں ان کی سات قسمیں ہیں:

(1) حروفِ وصل (2) حروفِ تردید (3) حروفِ استدراک (4) حروفِ تعلیل (5) حروفِ بیان (6) حروفِ استثناء (7) حروفِ شرکت

حروفِ وصل

دو لفظوں کو باہم جوڑتے ہیں، جیسے: خالد اور علی آئے

مذکورہ مثال میں "اور" حرف وصل ہے۔

فائدہ: حروفِ وصل یہ ہیں: اور، و، کہ۔

حروفِ تردید

وہ حروف ہیں جو دو چیزوں یا دو باتوں میں سے کسی کو اختیار کرنے کے موقع پر بولے جائیں، جیسے: وہ آئے یا میں آؤں!

مذکورہ مثال میں "یا" حرف تردید ہے۔

فائدہ: حروف تردید یہ ہیں: خواہ، چاہے، یا، کہ۔

حروفِ استدراک

وہ حروف ہیں جو پہلے جملے میں آنے والے کسی شبہ کو دور کرنے کے لئے دوسرے جملے میں استعمال ہوں، جیسے: وہ ذہین تو ہے لیکن محنتی نہیں ہے۔

مذکورہ مثال میں "لیکن" حرف استدراک ہے۔

فائدہ: حروف استدراک یہ ہیں: مگر، ہاں، لیکن، لیک، ولّے، الّا، سو، پر، البتہ۔

حروفِ تعلیل / حروفِ علت

وہ حروف ہیں جو کسی امر کا سبب ظاہر کریں، جیسے: محنت کرو تاکہ کامیاب ہو جاؤ۔

مذکورہ مثال میں "تاکہ" حرف علت ہے۔

فائدہ: حروفِ علت یہ ہیں: کہ، کیونکہ، چونکہ، تا، تاکہ، اس لئے کہ، لہٰذا، واسطے، پس سو، کہ۔

حروفِ بیان

وہ حروف ہیں جو کسی بات کی وضاحت کے لئے آئیں، جیسے: کتنی بار کہا ہے کہ مجھے پڑھنے دو۔

مذکورہ مثال میں "کہ" حرفِ بیان ہے۔

فائدہ: حروفِ بیان یہ ہیں: کہ، یعنی، مطلب۔

حروفِ استثناء

وہ حروف ہیں جو ایک چیز کو دوسری چیز سے جدا کریں، جیسے: میں انکار کیوں کرتا الّا یہ کہ انکار کرنے کی کوئی معقول وجہ ہوتی۔

مذکورہ مثال میں "اِلّا" حرفِ استثنا ہے۔

فائدہ: حروفِ استثناء یہ ہیں: جز، بجز، سوا، سوائے، پھر، الّا، مگر، علاوہ، لیکن۔

حروفِ شرکت

وہ حروف ہیں جو کسی چیز میں شرکت کے لئے آتے ہیں، جیسے: اس کے ساتھ بھی وہی کچھ ہوا جو میرے ساتھ ہوا۔

مذکورہ مثال میں "بھی" حرف شرکت ہے۔

فائدہ: حروفِ شرکت یہ ہیں: بھی، نیز۔

حروف تخصیص

وہ حروف جو اسم یا فعل میں خصوصیت کے معنی پیدا کر دیتے ہیں ان کی تین قسمیں ہیں:

(1) حروفِ حصر و خصوصیت (2) حروفِ شرط و جزا (3) حروفِ تشبیہ

حروفِ حصر و خصوصیت

وہ حروف ہیں جو کسی اسم یا فعل کے ساتھ آکر ایک خصوصیت پیدا کریں، جیسے: اللہ ہی ہمارا خالق ہے۔

مذکورہ مثال میں "ہی" حرف حصر و خصوصیت ہے۔

فائدہ: حروفِ حصر و خصوصیت یہ ہیں: نرا، ہی، صرف، محض، فقط، اکیلا، تنہا، خالی، ہمہی، تمہی۔

حروفِ شرط و جزا

وہ حروف ہیں جو جملے کے شروع میں آکر شرط کے معنی دیتے ہیں، جیسے: اگر محنت کرو گے تو کامیاب ہو جاؤ گے۔

مذکورہ مثال میں "اگر" حرفِ شرط ہے۔

فائدہ: حروفِ شرط یہ ہیں: گر، اگر، جو، اگرچہ، ہر چند، گو، از بس کہ، جو نہی، جوں جوں، تاوقتیکہ، ہر گاہ۔

فائدہ: جب کسی جملے میں حرفِ شرط آتا ہے تو اس کے جواب میں آنے والے جملے کا پہلا حرف "حرفِ جزا" کہلاتا ہے۔

مذکورہ مثال میں "تو" حرفِ جزا ہے۔

فائدہ: حروفِ جزا یہ ہیں: تو، تب، مگر، پر، تاہم، پھر بھی۔

حروفِ تشبیہ

وہ حروف ہیں جو ایک چیز کو دوسری چیز جیسا ظاہر کرتے ہیں، جیسے: اس کی شکل بعینہ اپنے بھائی جیسی ہے۔

مذکورہ مثال میں "بعینہ" اور "جیسی" حرفِ تشبیہ ہیں۔

فائدہ: حروفِ تشبیہ یہ ہیں: طرح، مانند، مثل، گویا، بعینہ، ہو بہو، سا، جیسا، جوں، صورت، مثال۔

حروف تاثر

وہ حروف جو مختلف نفسیاتی کیفیات و تاثرات کے معنی پیدا کر دیتے ہیں ان کی آٹھ قسمیں ہیں:

(1) حروفِ انبساط (2) حروفِ تعجب (3) حروفِ تاسُّف (4) حروفِ تنبیہ (5) حروفِ تاکید (6) حروفِ نفرین (7) حروفِ تحسین (8) حروفِ تخویف

حروفِ انبساط

وہ حروف ہیں جو فرحت و مسرت سے زبان پر آتے ہیں، جیسے: واہ وا کتنا محنت سے پڑھ رہا ہے۔

مذکورہ مثال میں "واہ وا" حرفِ انبساط ہے۔

فائدہ: حروفِ انبساط یہ ہیں: اہاہا، اوہو، واہ وا، سبحان اللہ، ماشاء اللہ۔

حروفِ تعجب

وہ حروف ہیں جو تعجب کے موقع پر بولے جاتے ہیں، جیسے: اللہ اللہ رے اس کو کیا ہو گیا۔

مذکورہ مثال میں "اللہ اللہ رے" حرفِ تعجب ہے۔

فائدہ: حروفِ تعجب یہ ہیں: اللہ اللہ، سبحان اللہ، العظمت للہ، اللہ اکبر، اللہ اکبر، تعالی اللہ، لاحول ولا قوۃ الا باللہ، حاشا و کلّا، اوہو، اللہ اللہ رے، افوہ، آہا، اف رے۔

حروفِ تاسُّف

وہ حروف جو افسوس کے مقام پر بولے جاتے ہیں، جیسے: ہائے ہم کہیں کے نہ رہے۔

مذکورہ مثال میں "ہائے" حرفِ تاسف ہے۔

فائدہ: حروفِ تاسف یہ ہیں: ہائے، ہائے ہائے، وائے، واحسرتا، وامصیبتا، افسوس، افسوس، ہائے رے، حیف، آہ، ہَے ہَے۔

حروفِ تنبیہ

وہ حروف جو ڈرانے اور خبردار کرنے کے موقع پر بولے جاتے ہیں، جیسے: خبردار! آئندہ ایسی حرکت نہ کرنا۔

مذکورہ مثال میں "خبردار" حرفِ تنبیہ ہے۔

فائدہ: حروف تنبیہ یہ ہیں: خبردار، دیکھنا، دیکھو تو، سنو تو، ہیں، ہیں ہیں، ہیں، ہوں۔

حروفِ تاکید

وہ حروف ہیں جن سے کلام میں زور پیدا ہوتا ہے، جیسے: آپ ضرور وہاں جائیے۔

مذکورہ مثال میں "ضرور" حرفِ تاکید ہے۔

فائدہ: حروفِ تاکید یہ ہیں: ضرور، ضرور بضرور، ہرگز، کبھی، مطلقاً، سرتاسر، سبھی، کل، سربسر، بالکل، قطعاً، اصلاً، بعینہ، سب کے سب، تمام۔

حروفِ نفرین

وہ حروف ہیں جو اظہار نفرت کے موقع پر بولے جاتے ہیں، جیسے: خدا کی مار ہو اس پر۔

مذکورہ مثال میں "خدا کی مار" حرفِ نفرین ہے۔

فائدہ: حروفِ نفرین یہ ہیں: لعنت، خدا کی مار، درد، تف، پھٹکار، تھو، دُر دُر، چھی، اُف، استغفر اللہ، نعوذ باللہ، لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

حروفِ تحسین

وہ حروف جو تحسین و آفرین کے موقع پر بولے جاتے ہیں، جیسے: شاباش

فائدہ: حروفِ تحسین یہ ہیں: آفرین، شاباش، خوب، بہت خوب، واہ واہ، جزاک اللہ، سبحان اللہ، اللہ رے، بارک اللہ۔

حروفِ تخویف

وہ حروف جو عبرت وغیرہ کے موقع پر بولے جاتے ہیں، جیسے: توبہ

فائدہ: حروفِ تخویف یہ ہیں: الامان، الحفیظ، توبہ، معاذ اللہ

مختلف حروف

حروفِ اضراب

وہ حروف جو ایک بات سے موضوع کو پھیر کر دوسری طرف لے جانے کے لئے استعمال ہوتے ہیں، جیسے: وہ انسان نہیں بلکہ گدھا ہے۔

مذکورہ مثال میں "بلکہ" حرفِ اضراب ہے۔

فائدہ: ایک چیز کی نفی کے لئے بھی حرفِ اضراب استعمال ہوتا ہے، جیسے: یہ پتھر نہیں لکڑی ہے۔

فائدہ: حروفِ اضراب یہ ہیں: بلکہ، کہ۔

حروفِ نفی

وہ حروف جن سے نفی یا انکار کا مفہوم ظاہر ہوتا ہے، جیسے: جو مزہ دیس میں ہے وہ پردیس میں نہیں۔

مذکورہ مثال میں "نہیں حرفِ نفی ہے۔

فائدہ: حروفِ نفی یہ ہیں: نہ، نے، نہیں، نا، مت، بے، حاشا وکلّا۔

حروفِ قسم

وہ حروف جو قسم کھانے کے لئے بولے جاتے ہیں، جیسے: بخدا میں نے اس کو نہیں مارا۔

مذکورہ مثال "بخدا" حرف قسم ہے۔

فائدہ: حروفِ قسم یہ ہیں: بخدا، واللہ۔

حروفِ استفہام

وہ حروف جو پوچھنے کے موقع پر بولے جاتے ہیں، جیسے؛ آپ کب واپس آئے؟

مذکورہ مثال میں "کب" حرفِ استفہام ہے۔

فائدہ: حروفِ استفہام یہ ہیں: کیوں، کب، کون، کہاں، کیسے، کیا، کیوں کر، کس واسطے، کس لئے، کس طرح۔

حروفِ ندا

وہ حروف جو پکارنے کے لئے بولے جاتے ہیں، جیسے: اے اللہ! ہماری فریاد سن۔

مذکورہ مثال میں "اے" حرفِ ندا ہے۔

فائدہ: حروفِ ندا یہ ہیں: اے، یا، ارے، ابے، او، اجی،

حروفِ ظرفیت

وہ حروف جو مقامِ ظرفیت میں بولے جاتے ہیں، جیسے: تو یہاں کیوں آیا؟

مذکورہ مثال میں "یہاں" حرفِ ظرف ہے۔

فائدہ: حروفِ ظرفیت دو قسم پر ہیں: (1) برائے ظرف زمان (2) برائے ظرفِ مکان

برائے ظرف زمان: اب، جب، کب، تب، ابھی، جبھی، کبھی، اس وقت، کس وقت۔

برائے ظرفِ مکان: یہاں، وہاں، یاں، واں، کہاں، جہاں، اِدھر، اُدھر، جدھر، کدھر، اس جگہ، کس جگہ۔

حروفِ ایجاب

وہ حروف ہیں جو پکارنے کے جواب میں یا کسی بات کے اقرار کرنے کے موقع پر بولے جاتے ہیں، جیسے: بجا فرمایا

مذکورہ مثال میں "بجا" حرفِ ایجاب ہے۔

فائدہ: حروفِ ایجاب یہ ہیں: ہاں، جی، جی ہاں، جی جی، اچھا، بہت اچھا، ٹھیک، واقعی، بجا، درست، بہتر۔

حروفِ مفاجات

وہ حروف جو کسی امر کے اچانک واقع ہونے پر بولے جاتے ہیں، جیسے: اچانک آگ بھڑک اٹھی۔

مذکورہ مثال میں "اچانک" حرفِ مفاجات ہے۔

فائدہ: حروفِ مفاجات یہ ہیں: ناگاہ، ناگہاں، اچانک، دفعتًہ یک بیک، یکایک، اتفاقاً، یکبارگی۔

حروفِ تمنا

وہ حروف جو آرزو کے موقع پر بولے جاتے ہیں، جیسے: کاش تم وہاں نہ جاتے۔

مذکورہ مثال میں "کاش" حرف تمنا ہے۔

فائدہ: حروفِ تمنا یہ ہیں: کاش، اے کاش، کاش کہ۔

حروفِ خلاصۂ کلام

وہ حروف جن سے ظاہر ہو کہ متکلم کلامِ سابق کا خلاصہ بیان کر رہا ہے، جیسے: غرض۔

فائدہ: حروفِ خلاصۂ کلام یہ ہیں: غرض، الغرض، القصہ، قصہ کوتاہ، المختصر، قصہ مختصر۔

◆◆◆◆◆◆◆◆

فصل دوم مرکب کا بیان

مرکب کی اقسام

مرکب کی دو قسمیں ہیں:(1)مرکب ناقص (2)مرکب تام

مرکب ناقص

وہ مرکب ہے جو دو یا زیادہ کلموں سے مل کر بنے لیکن مخاطب کو بات سمجھ میں نہ آئے، جیسے: سفید کپڑا، دیسی مرغی۔

فائدہ: مرکب ناقص ہمیشہ جزوِ جملہ ہوتا ہے۔

مرکب ناقص کی اقسام

مرکب ناقص کی نو اقسام ہیں:

(1)مرکب اضافی (2)مرکب توصیفی (3)مرکب عطفی (4)مرکب امتزاجی (5)مرکب عددی (6)مرکب جاری (7)مرکب اشاری (8)مرکب بدلی (9)تابع مہمل (10)تابع موضوع

مرکب اضافی

وہ ہے کہ دو اسم آپس میں ملیں اور ان کے درمیان معمولی سا تعلق ہو ،جو پہلے نمبر پر آئے اس کو مضاف الیہ اور جو حرفِ اضافت کے بعد آئے اس کو مضاف کہتے ہیں، جیسے: خالد کی بیٹی۔

مذکورہ مثال میں بیٹی مضاف کی حرف اضافت اور خالد مضاف الیہ ہے۔

فائدہ: مضاف اور مضاف الیہ کی علامت یہ ہے کہ ان کے درمیان "کا، کے، کی" ہوتے ہیں۔

قاعدہ: حروفِ اضافت کے بعد والا لفظ یعنی مضاف اگر مذکر ہو گا تو "کا"، "کے"، "را"، "رے" استعمال ہوں گے اور اگر مؤنث ہو گا تو "کی" اور "ری" استعمال ہوں گے۔ جیسے :اس کا لڑکا، میرا بیٹا، اس کی بیٹی، میری لڑکی۔

مرکب توصیفی

وہ ہے جو موصوف اور صفت سے مل کر بنے، پہلے نمبر پر جو آئے اسے صفت اور جو دوسرے نمبر پر آئے اسے موصوف کہتے ہیں، جیسے: ٹھنڈا پانی۔

مذکورہ مثال میں پانی موصوف اور ٹھنڈا صفت ہے۔

قاعدہ: موصوف اگر مذکر ہوگا تو صفت بھی مذکر ہوگی اور اگر موصوف مؤنث ہوگا تو صفت بھی مؤنث ہوگی۔ جیسے: میٹھا پانی، اچھی کتاب۔

مرکب عطفی

وہ ہے جو معطوف اور معطوف علیہ سے مل کر بنے، پہلے نمبر پر جو آئے اسے معطوف علیہ اور جو دوسرے نمبر پر آئے اسے معطوف کہتے ہیں، جیسے: ابو بکر و عمر۔

مذکورہ مثال میں عمر معطوف ہے اور و حرف عطف ہے اور ابو بکر معطوف علیہ ہے۔

مرکب امتزاجی

وہ ہے کہ دو یا زیادہ اسم مل کر ایک ہو گئے ہوں، جیسے: علی گڑھ

مرکب عددی

وہ ہے جو عدد اور معدود سے مل کر بنے، پہلے نمبر پر جو آئے وہ عدد ہوتا ہے اور جو دوسرے نمبر پر آئے وہ معدود ہوتا ہے، جیسے: تین لڑکے۔

مذکورہ مثال میں لڑکے معدود اور تین عدد ہے۔

مرکب جاری

وہ ہے جو جار اور مجرور سے مل کر بنے، پہلے نمبر پر جو آئے وہ مجرور ہوتا ہے اور جو دوسرے نمبر پر آئے وہ جار ہوتا ہے، جیسے: چھت پر۔

مذکورہ مثال میں پر حرف جار اور چھت مجرور ہے۔

مرکب اشاری

وہ ہے جو اسم اشارہ اور مشار الیہ سے مل کر بنے، پہلے نمبر پر جو آئے اس کو اسم اشارہ اور جو دوسرے نمبر پر آئے اس کو مشار الیہ کہتے ہیں، جیسے: یہ کتاب

مذکورہ مثال میں یہ اسم اشارہ ہے اور کتاب مشار الیہ ہے۔

مرکب بدلی

وہ ہے جو بدل اور مبدل منہ سے مل کر بنے، جب جملے میں دو لفظ اس قسم کے آئیں کہ دونوں میں سے ایک ہی مراد ہو، اور ان میں سے ایک سے غرض ہو اور دوسرا صرف ابہام دور کرے، جس سے غرض ہو اسے بدل کہتے ہیں اور جس سے غرض نہ ہو اسے مبدل منہ کہتے ہیں، جیسے: عامر کا بھائی حسین آیا۔

مذکورہ مثال میں عامر کا بھائی بدل ہے اور حسین مبدل منہ ہے۔

فائدہ: پہلے بدل آتا ہے بعد میں مبدل منہ آتا ہے۔

تابع مہمل

وہ ہے جو کسی لفظ کے ساتھ زائد بولا جائے اور اس کا کوئی مطلب نہ ہو، پہلے لفظ کو متبوع اور دوسرے لفظ کو تابع مہمل کہتے ہیں، جیسے: لمبا تڑنگا۔

مذکورہ مثال میں تڑنگا تابع مہمل اور لمبا متبوع ہے۔

تابع موضوع

وہ ہے جو کسی لفظ کے ساتھ لگا دیا جائے اور اس کا معنی تو ہو لیکن یہاں وہ مراد نہ ہو، پہلے لفظ کو متبوع اور دوسرے لفظ کو تابع موضوع کہتے ہیں، جیسے: رونا دھونا

مذکورہ مثال میں رونا متبوع ہے اور دھونا تابع موضوع ہے۔

مرکب تام یا جملہ

جملہ کے دو بڑے اجزا ہوتے ہیں جن میں ایک تعلق پایا جاتا ہے جو کلام کو مکمل کر دیتا ہے، اور سامع کو مزید سننے کی ضرورت نہیں رہتی اس تعلق کو "اسناد" کہتے ہیں۔ ان بڑے اجزا میں سے ایک مسند الیہ اور دوسرا مسند کہلاتا ہے۔

مسند الیہ: جس شخص یا چیز کے بارے میں کچھ کہا جائے۔

مسند: جو بات کسی بارے میں کی جائے۔

دونوں کی مثال: عابد بیمار ہے۔ عابد مسند الیہ ہے کیونکہ اسی کے متعلق بات ہو رہی ہے، جبکہ بیمار ہے مسند ہے۔

معنی کے لحاظ سے جملے کی اقسام

جملے کی دو قسمیں ہیں:

(1) جملہ خبریہ (2) جملہ انشائیہ

جملہ خبریہ

وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکیں، جیسے: احمد نے کھانا کھایا۔

جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہیں:

(1) جملہ اسمیہ (2) جملہ فعلیہ

جملہ اسمیہ

وہ ہے جس میں مسند اور مسند الیہ دونوں اسم ہوں اور ساتھ فعل ناقص بھی ہو، جیسے: اللہ رحیم ہے۔

جملہ فعلیہ

جس میں فاعل مسند الیہ اور فعل تام مسند ہوتا ہے، جیسے جمیل بیٹھا، لیکن اگر فعل متعدی ہو تو مفعول بھی ضروری ہوتا ہے، جیسے: احمد نے کھانا کھایا ہے۔

جملہ انشائیہ

وہ جملہ ہے جس میں سچ اور جھوٹ کا احتمال نہ ہو، جیسے: سبق یاد کیجئے!

جملہ انشائیہ کی بارہ اقسام ہیں:

1. ندا: وہ جملہ ہے جس کے شروع میں حرفِ ندا کا استعمال ہو، جیسے: یا اللہ تو ہی ہمارا مالک ہے۔
2. قسم: جیسے: خدا کی قسم میں نے اسے نہیں دیکھا۔
3. عرض: وہ جملہ جس میں کسی سے درخواست کی جائے، جیسے: برائے کرم مجھے تھوڑی سے جگہ دیجئے۔
4. تنبیہ: وہ جملہ جس میں خبردار کیا جائے، جیسے: خبردار آئندہ ایسا مت کرنا۔
5. تاسف: وہ جملہ جس میں افسوس کے معنی پائے جائیں، جیسے: آہ بیچارہ جوانی ہی میں مر گیا۔
6. تحسین: وہ جملے جو تعریف کے لئے منہ سے نکلتے ہیں، جیسے: شاباش آئندہ بھی اسی طرح محنت کرنا۔
7. تعجب: کسی عجیب چیز کو دیکھ کر جو جملہ بولا جائے، جیسے: ارے! آپ کب آئے۔
8. انبساط: وہ جملہ جو کسی خوشی کے اظہار کے لئے بولا جائے، جیسے: واہ سبحان اللہ! کیا خوب صورت منظر ہے۔
9. امر: وہ جملہ جو حکم دینے کے لئے بولا جائے، جیسے: سبق یاد کرو۔
10. نہی: وہ جملہ جو کسی کام سے روکنے کے لئے بولا جائے، جیسے، مت رکھو۔
11. استفہام: وہ جملہ جو کوئی بات پوچھنے کے لئے بولا جائے، جیسے: کہاں سے آرہے ہو۔
12. تمنا: وہ جملہ جو آرزو کے لئے بولا جائے، جیسے: کاش میں امتحان میں پاس ہو جاتا۔

ترکیب کا بیان

تعریف: کسی جملے کے اجزا کو الگ الگ کر کے پہچاننے کا نام ترکیب ہے۔ ترکیب میں یہ پہچاننا ہوتا ہے کہ جملے کے اجزا کون کونسے ہیں، کونسا لفظ کیا بن رہا ہے، فاعل ہے، فعل ہے، مسند الیہ ہے، مسند ہے، مبتدا ہے، خبر ہے، فعل تام ہے یا ناقص، جملہ اسمیہ ہے یا فعلیہ، جملہ خبریہ ہے یا جملہ انشائیہ۔

ترکیب کے چند اصول

1. سب سے پہلے جملے کی حیثیت صورت کے اعتبار سے معلوم کریں کہ یہ جملہ مفرد ہے یا مرکب۔
2. صورت کے اعتبار سے جملے کی حیثیت معلوم کر لینے کے بعد معنوی اعتبار سے جملے کی اقسام کا کا تجزیہ کریں، کہ یہ خبریہ ہے یا انشائیہ اگر جملہ خبریہ ہے تو یہ معلوم کیجئے کہ اسمیہ ہے یا فعلیہ، اور اگر انشائیہ ہے تو یہ معلوم کیجئے کہ یہ انشاء کی کونسی قسم ہے۔
3. اس کے بعد مسند اور مسند الیہ کا پتہ لگائیے۔
4. ہر جملے کے ہر جزو میں چند کلمے ہوتے ہیں، اگر کسی جزو میں ایک سے زیادہ کلمے ہوں تو ان کے باہمی تعلق کا تجزیہ کیجئے۔
5. اگر جملے میں فعل ناقص ہے تو یہ جملہ اسمیہ ہو گا اس کے بعد یہ معلوم کیجئے کہ کون مبتدا ہے اور کون خبر۔
6. اگر کسی جملے میں فعل تام موجود ہو تو یہ جملہ فعلیہ ہو گا اس کے بعد اس کا فاعل اور متعدی ہو تو مفعول تلاش کیجئے۔

ختم شد والحمد للہ رب العالمین۔

بوقت: 07:06 بعد نماز مغرب بروز بدھ

بتاریخ: 26 دسمبر 2018ء

مراجع و مصادر

مندرجہ ذیل کتب سے اس کتاب کی تیاری میں مدد لی گئی ہے:

نمبر شمار	کتاب	مصنف
1	تحریر کیسے سیکھیں؟	حضرت مولانا مفتی ابولبابہ شاہ منصور حفظہ اللہ
2	اردو قواعد و انشاء پردازی	ماہ لقا رفیق
3	قواعدِ اردو	بابائے اردو مولوی عبد الحق صاحب
4	اردو قواعد	ڈاکٹر شوکت سبزواری
5	اردو الفاظ کی تذکیر و تانیث	محمد کونڈھوی فلاحی
6	تسہیل المبتدی	حضرت مولانا خیر محمد رحمہ اللہ تعالیٰ
7	تعلیم الصرف	اساتذہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی
8	تعلیم النحو	اساتذہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی
9	تعلّم اللغۃ الاردیۃ	الشیخ الدکتور عبد الرزاق اسکندر حفظہ اللہ
10	فی قواعد اللغۃ الاردیۃ	ا.د. یوسف عامر
11	اردو گردانیں	حضرت مولانا مفتی محمد امداد اللہ شمس آبادی حفظہ اللہ

تعارف

مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن شمس آباد، علاقہ ہتھیجی، تحصیل احمد پور شرقیہ، ضلع بہاولپور، پنجاب، پاکستان

الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید الانبیاء المرسلین وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

امابعد!

برصغیر میں سلطنت مغلیہ کا جب چراغ گل ہوا تو انگریز کا اقتدار آجانے کے بعد مسلمانوں نے اس کے اقتدار کے خاتمے کے لئے جہاد کیا اور اس جہاد میں کئی بڑے بڑے نامی گرامی علماء بنفس نفیس شریک ہوئے جن میں بانئ دارالعلوم دیوبند قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ اور ان کے رفقاء کرام شامل تھے، لیکن اس جہاد میں مسلمانوں کو اپنوں کی غداریوں کے باعث شکست ہوئی اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ انگریز کا سیاسی اقتدار مضبوط ہوگیا، مغلیہ سلطنت کی یہ خاصیت تھی کہ اس میں مسلمانوں کی دینی تعلیم وتربیت کا سرکاری طور پر انتظام ہوتا تھا، جیسا کہ فتاوی ہندیہ وغیرہ اس پر شاہد ہیں،

جب انگریز کا سیاسی اقتدار مضبوط ہوگیا اور اس نے مسلمانوں کو زیر کرلیا تو اب اس نے محاذ جنگ تبدیل کردیا اور وہ مسلمانوں کو نظریاتی اور فکری طور اپنا غلام بنانے کی منصوبہ بندی کرنے لگا چنانچہ اس مقصد کے لئے اس نے عیسائی مشنریاں تشکیل دیں تاکہ مسلمانوں کو مرتد بنایا جائے یا کم از کم اپنا ہمنوا بنایا جائے،

اس کی کوشش یہ تھی کہ مسلمانوں خاص کر جو مجاہدین آزادی کی اولادیں تھیں انہیں مرتد بنایا جائے، یا کم از کم انہیں اپنی من پسند کا مسلمان بنایا جاسکے، ادھر مسلمان سیاسی طور پر محکوم ہوگئے تھے انہیں نہ کوئی دینی طور پر سنبھالنے والا تھا، نہ ہی سیاسی طور پر،

چنانچہ اس بدترین انگریزی استعمار کی تاریک رات میں علماء کرام نے دین کی شمعیں روشن رکھنے کے لئے مدارس کا سلسلہ قائم فرمایا، جس کا مقصد یہ تھا کہ عام مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کے ساتھ ساتھ علوم اسلامیہ کو اصلی صورت پر باقی رکھا جاسکے تاکہ جب کبھی مسلمانوں کو دوبارہ اقتدار ملے تو دین اسلام دوبارہ اپنی اصلی شکل وصورت میں محفوظ مل جائے،

چنانچہ دارالعلوم دیوبند کا قیام انار کے درخت تلے عمل میں لایا گیا اور اس کے نتیجے میں علماء کی ایک ایسی جماعت تیار ہوگئی جس نے روکھی سوکھی روٹی پر گزارہ کرکے، بھوک اور پیاس برداشت کرکے، دنیا کی رنگینیوں سے اپنے آپ کو جدا رکھ کر کچے کمروں تک محدود رہ کر علوم نبوت کی حفاظت کا بیڑہ اٹھایا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سلسلے میں ان کے اخلاص کی بدولت کامیابی نصیب فرمائی اور دین کی اصلی شکل و صورت بھی محفوظ رہی، مسلمانوں کا ایمان بھی محفوظ رہا، اور شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کا لگایا ہوا چمن دوبارہ سرسبز و شاداب ہوگیا، اور علوم نبوت کی بہاریں شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی رحمہ اللہ، حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ، مولانا انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ (صاحب فیض الباری) کی صورت میں دوبارہ آگئیں اور پھر چشم فلک نے یہ منظر بھی دیکھا کہ یہ شمعیں نہ صرف یہ کہ برصغیر کو منور کرتی رہیں بلکہ ان کا فیض پورے عالم میں پھیلا اور اس کی شعاعیں دوسرے مسلمانوں کی بیداری کا سبب بھی بنیں۔

یہ قافلۂ حق جب تیار ہو کر دارالعلوم دیوبند سے نکلا تو ان علماء کی تعلیم و تبلیغ سے ہر گوشۂ برصغیر سیراب ہوا اور مسلمانوں کی بیداری کا سبب بنا اور ان علماء نے شیخ الہند رحمہ اللہ کی قیادت میں انگریز کی غلامی سے نجات دلانے میں ناقابل فراموش کردار ادا کیا، اور انہیں علماء نے خاص طور پر حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کے ایماء پر شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی (صاحب فتح الملہم) حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ نے قیام پاکستان کے لئے ناقابل فراموش تاریخ ساز کام کیا اور قربانیاں دیں جو کہ اسی تحریک کا حصہ ہیں۔

قیامِ پاکستان کے بعد جب مسلمانوں کو حکومت ملی تو ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ایک شایانِ شان معیاری نظام تعلیم مرتب کیا جاتا جس میں دینی اور دنیوی علوم کا ایک بہترین امتزاج ہوتا، اور دینی دنیوی علوم کی خلیج نہ رہتی، اور یہ نصاب الحاد اور بے دینی سے پاک ہوتا۔ اس میں آزادی کے اصل ہیرو یعنی علماء کرام کو شامل کیا جاتا۔

حسبِ ارشاد حضرت مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ نہ یہاں دارالعلوم دیوبند کی حیثیت کافی تھی جو انگریز کے لادینی دور میں مجبوراًر بطور تعلیم رکھی گئی تھی، نہ ہی علی گڑھ کی محکومانہ تعلیم کی گنجائش تھی اور نہ ہی ندوۃ العلماء کی وہ تعلیم کافی تھی جس میں اسلامیات میں سے صرف تاریخ و ادب شامل تھے بلکہ ایک نیا نظام تعلیم مرتب کیا جاتا جو دینی اور دنیوی طور پر کافی اور شافی ہوتا اور پورے ملک میں پھیلا دیا جاتا۔

نتیجہ یہ ہوتا کہ ملا اور مسٹر کا فرق باقی نہ رہتا سب ایک ہوتے اور اتحاد سے رہتے،وزیروں مشیروں تک سب کو تمام دینی معاملات کا پتہ ہوتا، مگر ابتدا سے لے کر اب تک جہاں سیاسی رسہ کشی جاری ہے، وہیں بے دینی کا سیلاب روزانہ نئی نئی شکلوں میں چیلنج کر رہا ہے،

بلکہ اب تو بات الحاد تک جا پہنچی ہے، اور نئی نسل کو ملحد اور بے دین بنانے کی سر توڑ کوششیں سوشل میڈیا اور ڈیجیٹل میڈیا پر جاری ہیں،علاوہ ازیں پرائیویٹ اسکول کالج وغیرہ جس منظم انداز سے دین بیزار سیکولر اور لبرل افراد تیار کرنے میں مصروف ہیں وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے، لہٰذا علماء کرام نے ہمیشہ کی طرح اب بھی اپنی مدد آپ کے تحت مدارس و مکاتب کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے جو اگرچہ اتنا تو نہیں ہے جتنا ہونا چاہئے لیکن فتنۂ الحاد کے سامنے رکاوٹ ضرور ہے۔

مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن شمس آباد کا قیام:

چنانچہ جہاں الحمد للہ بڑے شہروں میں بڑے بڑے مدارس موجود ہیں، وہیں پسماندہ علاقے میں اسی سلسلے کی ایک کڑی مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن شمس آباد ہے جس کی بنیاد مولانا شمس الدین رحمہ اللہ نے 1978ء میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کی فکر سے متاثر ہو کر رکھی۔

مولانا رحمہ اللہ کے دل میں قرآنی تعلیم کی نشر و اشاعت کی تڑپ تھی جس کی بدولت انہوں نے مشکل حالات میں مدرسے کی بنیاد رکھی اور وسائل کے نہ ہونے کے باوجود قربانی دی اور ماہر اساتذہ خدمات لیتے ہوئے خوب اہتمام کے ساتھ دینی تعلیم کا سلسلہ قائم رکھا، اور الحمد للہ ادارے کا علاقے بھر میں مقام ہے، ابتدا سے لے کر اب تک ہزاروں حفاظ یہاں سے فارغ ہو کر نہ

صرف پاکستان بلکہ بیرون ممالک میں بھی دین کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں اور قرآنی تعلیمات کے عام کرنے کا ذریعہ بنے ہوئے ہیں۔

مولانا شمس الدین رحمہ اللہ کے انتقال کے بعد ان کے صاحبزادے قاری محمد عطاء الرحمن رحمانی صاحب مدرسے کے مہتمم بنے اور اب تک ان کے زیر اہتمام تعلیم و تعلّم کا سلسلہ جاری ہے۔

الحمد للہ! یہ ادارہ حکومت کے ہاں رجسٹرڈ ہے اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے بھی ملحق ہے، اور کثیر تعداد میں مقیم و مقامی طلباء و طالبات علوم نبوت سے فیض یاب ہو رہے ہیں، لیکن ضروری ہے کہ موجودہ دور کے جدید چیلنجز سے نمٹنے کے لئے ایسے افراد تیار کئے جائیں جو دینی علوم میں بھرپور استعداد کے حامل ہونے کے ساتھ ساتھ دنیوی علوم اور فنون میں بھی ماہر ہوں، لیکن مالی وسائل کی قلت اور ضروری مادی اسباب کے نہ ہونے کی وجہ سے ادارہ شدید مشکلات کا شکار ہے۔

ادارے کی بنیادی ضروریات مستقل طور پر دو ہیں:

1-علاقے کی ضرورت کے مطابق مسجد کی تعمیر:

چونکہ ادارے کی موجودہ مسجد کی عمارت کافی بوسیدہ ہو چکی ہے، چھت سے پانی ٹپکتا ہے، اور دیواروں میں شگاف پڑ چکے ہیں اور نمازیوں کے لئے جگہ تنگ پڑ جاتی ہے، بالخصوص جمعہ کے دن نماز جمعہ کے لئے مسجد سے باہر کافی زیادہ صفوں کا انتظام کرنا پڑ جاتا ہے، گرمیوں کے موسم اور بارش کے دنوں میں بہت زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ مسجد کی عمارت از سر نو بنائی جائے جس میں کم از کم ایک ہزار نمازیوں کے نماز پڑھنے کی گنجائش ہو۔

2-مسافر طلبہ کے لئے رہائشی کمرے اور ان کی تعلیم کے لئے درس گاہیں:

مدرسے کی عمارت تنگ ہونے کی وجہ سے کئی سارے بنے ہوئے ہیں اور بعض کمرے تو بوسیدہ ہو گئے ہیں اگرچہ ان پر رنگ روغن کیا ہوا ہے، اس ضرورت اس امر کی ہے کہ مدرسے کی عمارت از سر نو تعمیر کی جائے جس میں مسافر طلباء کی تعلیم، رہائش اور مطعم کا بہترین انتظام

ہو سکے۔ نیز مدرسۃ البنات کی جگہ کا بھی انتظام ہو گیا ہے وہاں بھی عنقریب تعمیراتی کام شروع کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ!

دونوں عمارتوں کا نقشہ تیاری کے مراحل میں ہے، مخیر حضرات سے اپیل کی جاتی ہے کہ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

الداعی الی الخیر:

(مولانا) محمد اکرام اللہ شمس آبادی

نائب مہتمم: مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن شمس آباد

رابطہ نمبر، وٹس ایپ نمبر، تعاون کے لئے جاز کیش اکاؤنٹ نمبر:

+923026833930

ادارہ کے ساتھ مالی تعاون کے لیے تفصیلات:

✓ صرف عطیات، نفلی صدقات اور لِلّٰہ کی رقم اس اکاؤنٹ میں ڈیپازٹ کرائیں، زکوۃ ، صدقۂ فطر اور دیگر واجب صدقات اس اکاؤنٹ نمبر پر ہرگز نہ بھیجیں:

میزان بینک برانچ چوک منیر شہید، احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور

اکاؤنٹ نمبر:

PK43MEZN0074010101857920

MUHAMMAD ATTA UR REHMAN

✓ صرف زکوٰۃ، فطرانہ یا دیگر واجب صدقات، مثلاً: کفارہ، منت وغیرہ کی رقم اس اکاؤنٹ پر ڈیپازٹ کرائیں:

الائیڈ بینک برانچ ہتھیجی ڈسٹرکٹ بہاولپور پنجاب پاکستان

اکاؤنٹ نمبر:

PK88ABPA0010021045710015

MOHAMMAD ATTA UL REHMAN

✓ جاز کیش اکاؤنٹ نمبر:

+923026833930

نوٹ: جاز کیش کے ذریعے رقم بھیجتے وقت اطلاع ضرور کریں، کہ رقم کس مد میں بھیجی جارہی ہے، زکوۃ ہے، صدقہ ہے، یا کچھ اور!

تصاویر مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن شمس آباد

مرکزی دروازہ:

مسجد و مدرسہ ایک نظر میں:

مدرسۃ البنات اور مسجد کی توسیع کے لئے جگہ

مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن شمس آباد ضلع بہاولپور پاکستان